عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ - شمارہ ۸

قادیانیت کا تعارف اور ہمارے فرائض

نیک آرزو ایمان کی علامت

قادیانی کافر کیوں؟

مسیح موعود

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (الحدیث)

ساتویں سالانہ کُل پاکستان ختمِ نبوّت کانفرنس

بتاریخ ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

بمطابق یکم و ۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ

بروز

جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام

مُسلم کالونی ~~ربوہ~~ صدّیق آباد

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد صاحب** مدظلہ — امیر — مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

- حسب سابق تزک واحتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشت وافتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحادِ ملی کا سینار ثابت ہوگی۔
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایانِ قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق درجوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت مرکزی دفتر ملتان پاکستان

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸
فیصل آباد ۲۴۷۰۰، ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴
ربوہ ۴۶۶
لاہور ۵۳۴۳۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب ۷۲۹
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۵۱۷۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان ۳۳۵۳ ۴۴
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیمیار خان ۴۰۱۸
پشاور ۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم ۵۱۳
حیدرآباد ۸۴۳۸۶
نوابشاہ ۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری ۶
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
بنوں جامع بخاری مال شاہ
خانیوال ۷۲۹
ہری پور ۴۳۸۶۴
ڈہرکی ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی ۷
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
اٹک ۲۸۶۲
جھنگ ۲۸۶۹، ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳، ۸۷۲۷۴
کوئٹہ ۷۱۱۶۴، ۷۰۹۳۷، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱، ۲۸۱۱

کتبہ: حنیف صحراء

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۳۰ ذی قعدہ تا ۶ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ جولائی ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ، — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر — دین محمد فریدی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نورالحق نور
لاہور — طاہر مشتاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کرڈ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف مظاہری
باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

مباہلہ کا چیلنج نہیں، صدر ضیا کیلئے خطرے کی گھنٹی

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے ابھی چند دن قبل تمام مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اس میں بطور خاص صدر محمد ضیاء الحق صاحب کا نام لیا ہے خبر یہ ہے :۔

"لاہور (نامہ نگار) لندن سے موصول ہونے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے صدر ضیاء الحق سمیت جماعت کے تمام مخالفین کو چیلنج کیا ہے کہ وہ لندن میں مجھ سے مباہلہ کریں" (جنگ لاہور ۱۵ جون ۱۹۸۸ء)

راقم الحروف نے مرزا طاہر کا یہ چیلنج پنجاب میں پڑھا۔ پنجاب کے جن حضرات نے اس چیلنج کو قبول کیا ہے وہ خبریں بھی نظر سے گذریں۔ مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت جن کے اغوا کا بڑا مجرم مرزا طاہر ہے اور پاکستان سے وہ بھاگ کر بھی اسی وجہ سے گیا ہے کہ کہیں میں اسلم قریشی اغوا کیس میں گرفتار نہ کر لیا جاؤں ان کے صاحبزادے صہیب اسلم قریشی نے بھی یہ چیلنج قبول کیا ہے کراچی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور ممتاز راہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے بھی ایک بیان میں مرزا طاہر کو کہا ہے کہ وہ جہاں چاہیں اور جب وقت چاہیں مباہلہ کر لیں لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے

اسی طرح کا خبط دجال قادیان مرزا قادیانی کے سر پر سوار ہوا تھا لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی جھوٹے کی نشانی یہ ہے کہ

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے" (اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

چنانچہ مرزائے قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا مرزا قادیانی اپنے ہی پیش کردہ اصول کے مطابق پہلے مر گیا اور مولانا عبدالحق غزنوی کافی عرصہ بعد بھی زندہ رہے۔

بالکل آخری ایام میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کو ایک طویل خط لکھا اور اس میں یک طرفہ طور پر یہ بددعا کی کہ

"میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔

اسی لمبی چوڑی دعا میں مرزا نے یہاں تک بھی لکھا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون جیسے مرض سے مر جائے خدا نے فیصلہ کر دیا اور مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کی زندگی میں ہی ہیضہ سے ہلاک ہو گیا۔

اس واضح نشانی اور مرزا قادیانی کی عبرت ناک موت کے بعد تمام قادیانی پیشواؤں نے یہ محسوس کر لیا کہ نہ تو خود مباہلہ کرنا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنا ہے۔

آج سے ۳۲ سال پہلے چنیوٹ کے ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد صاحب سابق ایم پی اے نے مرزا طاہر کے آنجہانی والد مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا اس مباہلہ میں مولانا موصوف کو ملک کی چار بڑی جماعتوں کی تائید حاصل تھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی اس مسئلہ میں ان کے ساتھ تھی لیکن مرزا محمود کو سانپ سونگھ گیا، بالآخر کئی سال بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر واصل جہنم ہو گیا مرزا محمود کے بعد مرزا ناصر نے بھی چیلنج قبول نہ کیا مولانا کا یہ چیلنج مرزا طاہر کے لئے بھی موجود ہے لیکن بجائے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کے مرزا طاہر نے تمام

مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دیدیا اور بطور خاص صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا نام لیا۔ دراصل مرزا طاہر نے مباہلہ کا جو چیلنج دیا ہے اس کا ایک پس منظر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس چیلنج میں بطور خاص مرزا طاہر نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا نام لیا ہے۔ مرزا طاہر کے ذہن میں یہ بات ہے کہ صدر پاکستان کو کرسی صدارت سنبھالے ۱۲ سال ہو چکے ہیں ملک کے اندرونی حالات صحیح نہیں ہیں، سندھ میں امن و امان کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے سیاسی جماعتیں صدر ضیاء سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہی ہیں ایسے میں (مرزا طاہر کے خیال کے مطابق) صدر ضیاء کا اقتدار اب چند دن کا مہمان ہے لہٰذا اس مباہلہ کا پس منظر یہ ہوا۔

(۱) اگر کسی وجہ سے بھی صدر ضیاء کا اقتدار ختم ہو جائے تو مرزا طاہر اور اس کے مرزائی پیروکار بغلیں بجانے لگیں گے کہ صدر ضیاء کا اقتدار ہمارے پیشوا کی بد دعا کا نتیجہ ہے۔ اور یہ ایک نشان ہے جو ان کے خیال کے مطابق خدا کی طرف سے ظاہر ہوا۔

(۲) یہ بھی ممکن ہے کہ افواج پاکستان میں جو قادیانی اہم عہدوں پر متعین ہیں انہوں نے صدر ضیاء کو اقتدار سے ہٹانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہو اور مرزا طاہر نے اسی بنیاد پر یہ چیلنج دیا ہو۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ کے لئے اپنے نام اقتدار الاٹ کروا کے نہیں آیا جو آیا اس نے بہرحال جانا ہے۔ صدر ضیاء کا اقتدار ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہونا ہے لیکن مرزائی افسر صدر ضیاء کے اقتدار کے خلاف مرزا طاہر کی ہدایت پر منصوبہ بنا چکے ہیں اور صدر ضیاء مرزائیوں کے نرغے میں ہیں کسی بھی وقت کوئی حادثہ رونما ہو سکتا ہے اس لئے صدر جنرل ضیاء الحق صاحب کو چاہیئے کہ وہ مباہلہ پر نہیں بلکہ اس کے پس منظر پر غور کریں۔

آج سے چند سال پہلے مرزائیوں نے یہ افواہ اڑائی تھی کہ صدر ضیاء فلاں مہینے میں قتل ہو جائیں گے اور ان کا قتل (نام نہاد) احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہوگا مرزائیوں کا وہ بھی منصوبہ تھا جس میں وہ ناکام ہو گئے اسی لئے مرزا طاہر کے نئے چیلنج سے ہمیں کسی خطرناک منصوبے کی بو آتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

چوتھی سالانہ

کانفرنس

بتاریخ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۸۸ء

بمقام ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن

تفصیلی اشتہار آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

مولانا منظور احمد الحسینی

"قسم ہے فجر کے وقت کی اور ذی الحجہ کی دس راتوں کی اور قسم ہے جفت اور طاق کی" الفجر۔

سورۃ الفجر کی ان ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے چند چیزوں کی قسم کھائی ہے، ان میں پہلی چیز "فجر" یعنی صبح صادق کا وقت ہے۔ اس آیت میں کس دن کی فجر مراد ہے اس میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے عرفہ کے دن کی فجر مراد ہے۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ماہ ذی الحجہ کے پہلے روز کی صبح مراد ہے اور حضرت مجاہدؒ اور حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ اس "فجر" سے دسویں ذی الحجہ کی صبح مراد ہے اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت میں یہ قول منقول ہے۔ اس دن کی خصوصیت کی ایک وجہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دن کے لئے ایک رات ساتھ لگائی ہے جو اسلامی اصول کے مطابق دن سے پہلے ہوتی ہے۔ صرف ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ایسا دن ہے کہ اس کے ساتھ کوئی رات نہیں کیونکہ یوم النحر سے پہلے جو رات ہے وہ یوم النحر کی نہیں بلکہ شرعاً عرفہ کی رات قرار دی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی حج کرنے والا عرفہ کے میدان عرفات تک نہ پہنچ سکا رات کو صبح صادق سے پہلے کسی وقت بھی عرفات میں پہنچ گیا تو اس کا وقوف معتبر اور حج صحیح ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روز عرفہ کی دو راتیں ہیں، ایک اس سے پہلے والی رات، دوسری اس کے بعد۔ یوم النحر کی کوئی رات نہیں، اس لحاظ سے یوم النحر کی صبح ایک خاص شان رکھتی ہے۔

اس آیت میں "شفع" سے مراد یوم النحر اور "وتر" سے مراد عرفہ کا دن ہے۔

اس عشرہ کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب دنوں میں ذی الحجہ کے پہلے دس دن سب سے افضل ہیں۔ ان دنوں میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے نفلی روزوں کے برابر اور ہر رات کا قیام (شب بیداری) لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ اسی لئے حضرات فقہائے کرام نے ان ایام کے روزوں کو اور شب بیداری کو مستحب فرمایا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عام طور سے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے یہ دن دس ہزار دنوں کے برابر ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ نہ کوئی دن اس عشرۂ ذی الحجہ سے اللہ کے نزدیک افضل ہے اور نہ کسی دن میں عمل کرنا ان دنوں کے مقابلے میں عمل کرنے سے افضل ہے۔ پس ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کی کثرت رکھو، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان دنوں (عشرۂ ذی الحجہ) میں سبحان اللہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کثرت سے پڑھا کرو۔

عرفہ کے دن کی فضیلت

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں۔ عرفہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارکان حج کی معرفت ہوئی تھی کہ ذبح اسماعیل کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ عرفہ کے دن کی شان اتنی بڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشہور انبیاء کرام کا اکرام و اعزاز اسی دن میں کیا۔ (۱) حضرت آدمؑ کی توبہ اس دن قبول فرما کر ان کے سر پر عزت و کرامت کا تاج رکھا۔ (۲) حضرت موسیٰؑ کو اس دن میں اپنے کلام کا شرف عنایت فرمایا، اس دن میں روزہ رکھنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ گذشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے نیز ایک حدیث میں ہے کہ عرفہ کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے (ترغیب) نیز ارشاد فرمایا کہ جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

احناف کے نزدیک عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حاجی بھی رکھ سکتا ہے بشرطیکہ روزہ کی وجہ سے ارکان حج میں خلل واقع نہ ہو اور اگر خلل واقع ہو تو ترک مستحب ہے۔ باقی ائمہ اس روزہ کے مستحب ہونے پر متفق ہیں لیکن حاجی کے لئے نہیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کے لئے جہنم سے آزادی اور رہائی کا فیصلہ کرتا ہو۔

اس عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمت کے ساتھ عرفات میں (جمع ہونے والے) اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے اور ان بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرشتوں سے کہتا ہے دیکھتے ہو! میرے یہ بندے کس مقصد سے یہاں آئے ہیں (صحیح مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ سب سے نیچے کے آسمان پر اتر کر (تجلی فرما کر) فرشتوں سے فخر کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس ایسی حالت میں آئے ہیں کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، بدن پر اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار پڑا ہوا ہے لبیک اللھم

لبیک کا شور ہے۔ دور دور سے چل کر آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ فلاں شخص گناہوں کی طرف منسوب ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت، تو بس کیا کہا جائے؟ حق تعالیٰ شانہ' کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ کسی دن بھی لوگ جہنم کی آگ سے آزاد نہیں ہوتے (مشکوٰۃ)

طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کسی دن بھی اتنا ذلیل، اتنا خوار، اتنا دھتکارا، اتنا پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا ہوا نہیں دیکھا گیا کہ جتنا وہ عرفہ کے دن ذلیل و خوار سیاہ اور جلا بھنا ہوتا ہے۔ اور یہ صرف اس لیے کہ وہ اس عرفہ کے دن اللہ کی رحمتوں کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور یہ اس لعین کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ (موطا)

صوفیاء میں سے ایک صاحب کشف کا قصہ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ ان کو عرفہ کے دن شیطان نظر آیا کہ بہت ہی کمزور ہو رہا ہے، چہرہ زرد پڑا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ کمر سے سیدھا کھڑا ہوا نہیں جاتا وہ جھک رہی ہے۔ ان بزرگ نے اس سے دریافت فرمایا: تو کیوں رو رہا ہے؟ اس نے کہا مجھے یہ حیرت ہو رہی ہے کہ حاجی لوگ بلا کسی دنیاوی غرض تجارت وغیرہ کے خدائی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، مجھے یہ ڈر ادر رنج ہے کہ وہ ذات پاک ان لوگوں کو نامراد نہیں رکھے گی۔ اس غم میں رو رہا ہوں، وہ فرماتے ہیں پھر میں نے اس سے پوچھا تو دبلا کیوں ہو گیا؟ شیطان نے کہا کہ گھوڑوں (سواریوں) کی آواز سے جو ہر وقت اللہ کے راستوں میں حج، عمرہ، جہاد وغیرہ میں پھرتے رہتے ہیں، کاش! یہ سواریاں میرے راستے کھیل کود، بدکاری، حرام کمائی سے حاصل کرتے ہیں، پھر تب تو مجھے کیسی اچھی لگتیں۔ انھوں نے فرمایا کہ تیرا رنگ ایسا زرد کیوں پڑ گیا؟ اس نے کہا: لوگ ایک دوسرے کو نیکیوں پر آمادہ کرتے ہیں، اس کام میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اگر یہ آپس کی امداد و اعانت گناہوں کے کرنے میں ہوں تو میرے لئے کس قدر مسرت کا سبب ہوتی۔ انھوں نے فرمایا: تیری کمر کیوں جھک گئی ہے؟ اس نے کہا بندہ ہر وقت یہ کہتا ہے یا اللہ خاتمہ بالخیر عطا کر، ایسا شخص جو اپنے خاتمہ کی ہر وقت فکر رہے کہ اپنے کسی نیک عمل پر گھمنڈ کرے گا۔ مجھے چاہیے کہ اس دن کی خوب قدر کریں۔

شیزان کا استعمال جائز نہیں

دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شیزان گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری کا ۲۰ فیصد مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے، اسی شیزان فیکٹری نے مرزا طاہر کو مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے لندن کانفرنس کے لئے پانچ لاکھ روپیہ دیا۔ یہی شیزان فیکٹری مرزائیوں کو سالانہ لاکھوں روپیہ مرزائیت کی نشر و اشاعت کے لئے دیتی ہے۔ ان حالات میں شیزان کی ایجنسی لینا جائز ہے یا ناجائز۔ مذکورہ بالا باتوں کا علم ہونے کے بعد اس بوتل کا پینا جائز ہے یا ناجائز۔

(۲) مرزائی اپنے کفر کو اسلام اور اصل اسلام کو کفر کہتے ہیں اس لئے ملحد اور زندیق ہیں ان کے ساتھ کاروبار، ان کی شادی بیاہ پر جانا، ان کو شادیوں پر بلانا، ان کے مال کو باوجود نعم البدل ہونے کے خریدنا جائز ہے یا ناجائز۔ نعم البدل کا مطلب یہ ہے کہ مرزائیوں کے کسی کے مقابلے میں اچھا کسی موجود ہے۔ مرزائیوں کی شیزان کے مقابلے میں اچھے شربت موجود ہیں۔

المستفتی

سعید احمد محمود ٹیزنٹ سروس نظام پورہ بہاولنگر

الجواب ومنہ الصدق والصواب

(۱) سوال میں ذکر کردہ باتیں اگر ثابت ہو جائیں اور یہ درست ہوں تو ایسی صورت میں شیزان کی ایجنسی لینا جائز نہیں ہے، اسی طرح شیزان بوتل پینا بھی درست نہیں ہے۔

(۲) قادیانیوں کے ساتھ اختلاط رکھنا، ان کو شادی وغمی پر بلانا اور کھانے پینے میں شریک کرنا اور ان کی شادی وغمی پر جانا جائز نہیں۔ سخت گناہ ہے۔ (کذا فی امداد المفتیین صفحہ ۲۰۲ ـ صفحہ ۲۰۵) واللہ اعلم

محمد کمال الدین غفرلہ
دارالافتاء، دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۵-۸-۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۵-۸-۱۴۰۸ھ

فکر و نظر کے پیمانے

مظفر حسین قریشی

ایک دفعہ محسنِ انسانیت ﷺ اپنے چند جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ ایک انصاری کے باغ میں گئے میزبان نے ضیافت کے لیے تازہ کھجوریں پیش کیں۔ کھجوروں سے لطف اندوز ہوتے ہی خالق کائنات کا اشارہ پا کر آپ ﷺ تڑپ اٹھے۔ اپنے جاں نثاروں کو نعمتوں کے حصول کی غرض و غایت سے بروقت آگاہ کرنے پر طبیعت مائل ہوئی اس لیے کہ لاابالی طور پر زندگی گزارنے والے شخص اور آخرت کی کامیابی کو اپنا مقصدِ حیات قرار دینے والے انسان کے درمیان فکرِ آخرت ہی تو وہ پیمانہ ہے جس سے ان دونوں کے ایمان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

سرورِ عالم ﷺ بے اختیار پکار اٹھے۔

"اللہ کی نعمتوں کو بے سوچے سمجھے استعمال کرنے والو! جس دن قیامت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ برپا ہوگی اور اس دن منعمِ حقیقی تمہیں حاصل ہونے والی ایک ایک نعمت کے بارے میں پوچھے گا تو اس دن تمہارا کیا حال ہوگا؟"

خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی معاشرے کی اس مادہ پرستانہ ذہنیت پر گرفت پائی جس کی بناء پر لوگ مرتے دم تک بس اس دنیا کے فائدے اور لذتیں سمیٹنے، عیش و آرام اور جاہ و منزلت کے حاصل کرنے اور ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں اور اس بات سے یکسر غافل ہیں کہ ایک طرف وہ مظلوم انسان ہے جسے نہ تو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا ہے اور نہ تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے، دوسری طرف وہ بدمست سرمایہ دار ہے جس کے محلات تعیش کے سامان سے بھرے پڑے ہیں، جس کے خاندان کے ہر فرد کے پاس سواری کے لیے بیش قیمت کار موجود ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی غفلت کے بُرے انجام سے آگاہ کرتے ہوئے عاقبت نااندیش لوگوں کو بتایا کہ یہ دنیا کوئی لوٹ کا مال نہیں ہے کہ اس پر تم جتنا اور جس طرح چاہو ہاتھ مارو۔ بلکہ ایک ایک نعمت جو تمہیں حاصل ہوئی ہے اس کے لیے اپنے خالق و رب کو جواب دینا ہوگا اس لیے کہ خالق کائنات نے خود فرمایا کہ

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

(ترجمہ) پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

(سورۃ التکاثر)

باغ کی اس مجلس میں عظمت و جلال کے پیکر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جن کی ہیبت کے سامنے اچھے اچھے سورماؤں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ اپنے ہادیٔ مشفق صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے الفاظ سن کر سناٹے میں آ گئے، کانپتے اور لرزتے ہوئے گویا ہوئے۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس چھوٹی سی نعمت کے بارے میں بھی پوچھ گچھ ہوگی؟"

محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"ہاں اے عمر رضی اللہ عنہ! قیامت کی اس لرزہ خیز گھڑی میں ہر نعمت کے بارے میں حساب دینا ہوگا۔ بس صرف تین چیزیں خالق کائنات کے احتساب سے بیکار رہیں گی، تن ڈھانپنے کی حد تک کپڑا۔ پیٹ کی بھوک مٹانے کے لیے مناسب غذا۔ اور سر چھپانے کے لیے ٹھکانہ

انسان کی بنیادی ضرورتوں اور نفسانی خواہشوں کی جولانیوں کے درمیان کتنا اُجلا اور روشن تصور!!

آج کا انسان دکھوں، پریشانیوں اور آلام کے گرداب میں اسی لیے تو پھنسا ہوا ہے کہ اپنی بنیادی ضرورتوں سے آگے بڑھ کر جھوٹے معیارِ زندگی کے سراب کی طرف بے تحاشا دوڑ رہا ہے۔ اگر اس کی سرگرمیاں اپنی بنیادی ضرورتوں تک محدود ہو جائیں جیسا کہ منشائے ایزدی ہے تو کیا پھر بھی وہ مصائب و آلام کا شکار رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

مگر اے دلِ ناداں! تیرے پاس یقین کا سرمایہ بھی تو ہو!!

بقیہ: نونہالان

ہے کہ آدھی رات تک تنور گرم رہا، اس کی گرمی سے مجھے نیند آ گئی، سو جانے کے بعد فقیر بادشاہ ایک طرح سے ہو جاتے ہیں، اس لیے آدھی رات تمہاری طرح گزری، لیکن جب تنور ٹھنڈا ہو گیا تو سردی کی وجہ سے نیند نہ آئی اور میں خدا کی عبادت میں مصروف ہو گیا۔ رات کا یہ حصہ تم سے بہتر گزرا، محمود غزنوی یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا۔

کافی ہے

عبد اللطیف بھٹی۔ خانیوال

اگر یار چاہتا ہے تو تجھے خدائے عز و جل کافی ہے۔

اگر ہمراہ چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہیں۔

اگر مونس چاہتا ہے تو قرآن پاک کافی ہے۔

اگر کام چاہتا ہے تو عبادت کافی ہے۔

اگر وعظ چاہتا ہے تو مرگ کافی ہے۔

جو کچھ کہا گیا اگر تجھے پسند نہیں ہے تو تجھے دوزخ کافی ہے۔

امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاری سید محمد شاہ ــــ نیو مراد پور مانسہرہ

تیری بے غرض قیادت تیرا علم اور خطابت
تیری داستاں کو چھیڑیں مگر کہاں کہاں تک

بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں عطاء فرمائی تھیں، وہ علم و عمل، شعر و ادب، اخلاق و مزاج ظرافت و لطافت، شریعت و طریقت، صداقت و شجاعت اور خطابت میں اپنے عہد میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

وہ میدان خطابت میں اس وقت اترے جب مولانا محمد علی جوہر، مولانا آزاد، حسرت موہانی اور مولانا احمد سعید وغیرہ نے ہندوستان پر اپنی دھاک جمائی ہوئی تھی۔ مگر حضرت امیر شریعت نے میدان خطابت میں اترتے ہی خطابت کو نیا آہنگ، نیا ولولہ اور نیا لہجہ عطاء کیا، ہزاروں افراد کو بیک وقت رلا دینا اور ہنسا دینا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا، وہ خود بھی عشق رسول میں تڑپتے تھے اور لاکھوں افراد کو تڑپا بھی دیتے تھے۔

وہ بولتے کیا تھے، سچی بات ہے کہ وہ موتی رولتے تھے وہ لحن داؤدی کا اس دور میں نمونہ تھے، کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان سے جب خدا کا قرآن پڑھتے تو مسلم و غیر مسلم سب دم بخود ہو جاتے، جناب صلاح الدین احمد راوی ہیں کہ دہلی دروازے کے باہر ایک بہت بڑا جلسہ تھا، شاہ صاحب ہی صدر اور وہی مقرر تھے، دس بجے شب کے بعد تشریف لائے اور بیٹھ کر تقریر شروع کر دی جو آغاز میں ایک جوئے نرم رو کی سی کیفیت رکھتی تھی، لیکن جوں جوں رات بھیگتی گئی آواز میں بلندی، کلام میں نرمی اور تخاطب میں روانی برابر بڑھتی چلی گئی، یہاں تک کہ رات کے پچھلے پہر زمین و آسمان میں سناٹا تھا اور ـــــ ع

ایک شیر تھا جو گونج رہا تھا کچھار میں!

میں نے مولانا محمد علی جوہر کو بھی سنا ہے، مولانا ابوالکلام آزاد کی خطابت سے بھی فیضیاب ہوں، مولانا ظفر علی خاں کے سحر گفتار میں آج بھی اسیر ہوں لیکن سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے زور بیان اور نیرنگی گفتار زمانہ کا اپنا مقام بلند تھا۔ کہ آج تک جس کی مثال نایاب ہے۔

امیر شریعت کے چند خطیبانہ شہ پارے

فرمایا: ـ ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ادارہ کو چوری کرے گا، جی نہیں چوری کا حوصلہ کریگا۔ میں اس کے گریبان کی دھجیاں بکھیر دوں گا۔ میں میاں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہ جی میاں فرمایا کرتے تھے) کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا نہ پرایا، میں انہی کا ہوں، وہ میرے ہیں جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو، میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں امیر شریعت نے مرزائیت کے مرکز قادیان میں ایک تاریخی تبلیغی کانفرنس منعقد کی تھی جس سے قادیانیوں کے حواس اڑ گئے تھے اور قادیان میں بھونچال سا آ گیا تھا۔ اس کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:

وہ (مرزا محمود بزعم خود) نبی کا بیٹا ہے اور میں نبی کا نواسہ ہوں، وہ آئے اور مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی، عربی، ہر زبان میں بحث کر لے۔ یہ جھگڑا آج ہی طے پا جاتا ہے۔ ـــــ مگر مرزا محمود اور اہل قادیان پر آج سکوت مرگ طاری تھا۔

دین کی پرجوش اشاعت اور سنت کی ترویج میں حضرت امیر شریعت نے جس والہانہ انداز سے حصہ لیا۔ عشق رسول کی نزاکتوں اور توحید کے اسرار و رموز کو جس احسن طریقہ سے آپ بیان فرماتے تھے، سچ ہے کہ وہ آپ پر خاص عطاء الٰہی تھی۔

ایک مرتبہ سیرت رسولؐ پر حضرت بخاریؒ کی تقریر اپنے عروج پر تھی، عجیب و غریب سماں بندھ چکا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال پر حضرت حسانؓ کا کلام پیش کرنے کے بعد ایک زبردست خطیبانہ کروٹ لی اور فرمایا: ـ جی چاہتا ہے کہ محمد کو خدا کہہ دوں ـــ سامعین دم بخود تھے کہ ایک لمحہ توقف کے بعد فرمایا کہ میں نے ان کو ایک اور ہستی کے حضور عاجزی کرتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور وہی ذات ذات خدا ہے، جس کے حضور وہ التجائیں کرتے ہیں وہو رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ـ سبحان اللہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور مقام کو کس حسین انداز میں سمجھا دیا۔

(روایت مولانا دوست محمد منگلوری)

حضرت امیر شریعت کی زندگی کا اصل مقصد تحفظ عقیدۂ ختم نبوت و رسالت تھا۔ آپ نے اس مقصد کیلئے اپنے شب و روز وقف کر رکھے تھے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی دھجیاں فضائے بسیط میں بکھیرتے بکھیرتے داعی اجل کو لبیک کہا ــــ آپ کی قائم کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت اس وقت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہم العالی کی سرپرستی میں مشرق سے مغرب تک اس فتنہ کا تعاقب کر رہی ہے۔ اس وقت قادیانیت نزع کے عالم میں ہے۔ اس گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دو تاکہ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے، سماجی بائیکاٹ کیا جائے ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، اپنے قبرستانوں میں ان کے مردے دبانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

یادرفتگان

ابوالفضل مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: خالد محمود فاروقی

جن کی وجہ سے مرزا قادیانی کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا

مولانا ابوالفضل محمد کرم الدین دبیرؒ کا شمار پنجاب کے ان اہل حق علماء میں ہوتا ہے جو ہر وقت باطل قوتوں کی سرکوبی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں۔ علماء حق کے کارواں کے روح رواں مولانا کرم الدین دبیرؒ کی ولادت بمطابق ۱۸۵۳ء، ۱۲۷۰ ہجری کو ضلع چکوال سے چند میل کے فاصلے پر غازیوں، شہیدوں اور ولیوں کی بستی ”بھیں“ میں ہوئی، بچپن سے آپ کا مزاج شریف جذبۂ جہاد اور خدمت اسلام سے سرشار تھا، آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے وطن میں ہی حاصل کی اور بعد میں امرتسر اور لاہور کے مختلف دینی مدارس میں علوم و فنون کی تکمیل فرمائی۔ ادب کی بعض کتابیں آپ نے مولانا فیض الحسن تلمیذ خاص حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند سے لاہور میں پڑھیں، فن حدیث کی تعلیم کے لئے کچھ عرصہ مولانا احمد علی سہارنپوری کے حلقہ درس حدیث میں شامل رہے، پھر امرتسر میں بقیہ کتب مکمل فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیرؒ نے علوم و فنون خصوصاً فن حدیث اور درس نظامی سے فراغت کے بعد اپنے وطن مالوف میں مشغول تدریس رہے اور چند سال تک کامیاب درس دیتے رہے۔ انہی دنوں میں مولانا فقیر محمد جہلمی نے ہفت روزہ اخبار ”سراج الاخبار“ جاری کر رکھا تھا۔ مولانا فقیر محمد جہلمی سے آپ کے گہرے دوستانہ روابط تھے، ان کے ایماء پر آپ ہفت روزہ سراج الاخبار کے ایڈیٹر مقرر ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی کذب بیانیاں اور کفریات عیاں ہو چکی تھیں، مرزائیت جو کہ ظالم انگریزوں اور یہودیوں کا پھیلایا ہوا باطل گمراہ اور کفریات سے پُر ایک فتنہ ہے اور اب تو دجال مرزا قادیانی آنجہانی کے پیروکاروں کو مملکت خداداد پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اسلام پاکستان اور ممالک اسلامی کو اس فتنۂ کذاب کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

بہرکیف مولانا دبیرؒ نے بہت جلد ہی کاذب مرزا قادیانی کے عزائم کو بھانپ لیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں تحفظ ختم نبوت کے لئے مرزائیت کے خلاف لسانی اور قلمی جہاد زور و شور سے شروع کر دیا اور آپ نے ”سراج الاخبار“ میں مرزا قادیانی کے خلاف مضامین لکھنے شروع کر دیئے، آپ کے دلائل بڑا قوت صداقت تھی۔ تحریر و تقریر کے ذریعے مرزا کے دجل و فریب کے پردوں کو چاک کر دیا۔ مولانا دبیرؒ کو اردو، فارسی اور عربی نظم و نثر میں خداداد قدرت و صلاحیت حاصل تھی آپ نے رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ میں جب دلائل دیئے تو مرزائی آپ کے سامنے عاجز آ گئے حتیٰ کہ مرزا قادیانی بھی مقابلہ کی تاب نہ لا کر گھبرا اٹھا۔ مولانا دبیرؒ کے دلائل و براہین کا جواب تو دے ہی سکتا تھا مگر مرزائیت اپنی خفت مٹانے کے لئے حسب عادت انگریزی حکومت کی طرف بھاگی اور مولانا دبیرؒ کے مجبوروں کو بہانہ بنا کر آپ کے خلاف مقدمات کی ابتداء کر دی اور مرزا قادیانی کے حکم سے حکیم فضل دین بھیروی مرزائی کی طرف سے ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء کو زیر دفعہ ۴۱۷ تعزیرات ہند گورداسپور میں مقدمہ دائر ہوا مگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوئی اور آپ اس مقدمہ میں صاف بری ہو گئے۔ دوسرا فوجداری مقدمہ بھی فضل دین بھیروی مذکور نے ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کو مولانا صاحب پر گورداسپور میں دائر کیا، اس مقدمہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیابی نے مولانا کرم الدین دبیرؒ کے قدم چومے اور مرزائیوں کا مقدمہ خارج ہو گیا۔

اس کے بعد مولانا دبیرؒ کے خلاف کذاب مرزا قادیانی

نعت شریف

سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

شریعت کے مطابق کام کرنا عین ایماں ہے — سنو تم مومنوں اللہ سے ڈرنا عین ایماں ہے
خدا کی راہ میں جاں سے گزرنا عین ایماں ہے — نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے

سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

محبت کے اصولوں پر عمل کرنا نہیں آساں — محبت کرنے کا دل میں تڑپتا ہے مگر ارماں
میسر دید کا ان کی ہمیں اے کاش ہو ساماں — ڈرا تا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں

نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے

جو مانگو گے وہی تم کو یہاں ہو گا عطا حامد — گنہگاروں کی اکثر بخشتا ہے وہ خطا حامد
ترے پیش نظر ہر دم خدا کی ہو رضا حامد — حدیث و علم قرآں پر عمل کرنا سدا حامد

عمل اس کی ہدایت پر ہی کرنا عین ایماں ہے

احمد حسن حامد غازی آبادی لاہور

اپنی پیش گوئیاں جو کہ جھوٹ اور خرافات کا پلندہ ہوتی تھیں شائع کرتا رہتا تھا حتیٰ کہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء ایک مطبوعہ کتاب مواہب الرحمٰن تقسیم کی جس میں مولانا دبیرؒ کے خلاف توہین آمیز باتیں تحریر کیں، چونکہ مرزائیوں کی طرف سے پہلے مقدمات کی ابتداء ہو چکی تھی اس لئے مولانا دبیرؒ نے استغاثہ مرزا قادیانی اور فضل دین بھیروی کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا جو بعد میں حق و باطل کے مابین ایک عظیم الشان معرکہ کی صورت اختیار کر گیا اور مرزا کے لئے سوہان روح بن گیا، اس مقدمہ میں مولانا دبیرؒ کئی گھنٹے عدالت میں اتنی زبردست جرح کرتے تھے کہ مخالف مرزا قادیانی اور مرزائی تلملا اٹھتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ہر مرحلہ پر آپ کی امداد فرمائی، تقریباً دو سال تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔ آخرکار ۸ اکتوبر کو گورداسپور کی عدالت سے مجرم مرزا قادیانی کو پانچ سو روپے جرمانہ یا چھ ماہ قید اور حکیم فضل دین مجرم نمبر ۲ کو دو سو روپے جرمانہ یا پانچ ماہ کی قید کا حکم سنایا گیا، یہ سب تفصیلات مقدموں کے بارے میں مولانا دبیرؒ کی کتاب تازیانۂ عبرت میں درج ہیں، پھر مرزا نے ایک انگریز وکیل کی وساطت سے اپیل کی اور بمشکل رہائی حاصل ہوئی مگر یہ حقیقت ہے کہ اس مقدمہ میں مرزا قادیانی اور اس کے حامیوں کو بہت ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ پیشگوئیاں بھی غلط ثابت ہوئیں اور مولانا ابوالفضل کرم الدین دبیرؒ جیسے شیر دل فاضل مجاہد نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے مرزائیوں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ ان تمام مقدمات کی تفصیل مولانا دبیرؒ نے اپنی کتاب "تازیانۂ عبرت" المعروف بہ "تنبیق قادیان قانونی شکنجہ میں" بیان کر دی ہے۔

حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیرؒ ایک بلند پایہ عالم تھے اور حاضر جوابی کا اللہ نے آپ کو خاص ملکہ عنایت فرمایا تھا آپ نے اس میدان میں نہایت مضبوط قدم رکھا اور اس فن میں خاص شہرت حاصل ہوئی، آپ بلند قامت اور وجیہ شکل انسان تھے، آواز بھی بلند اور پر صولت تھی، حوصلہ وسیع تھا کسی سے مرعوب نہیں ہوتے تھے، آپ نے اپنی زندگی میں مختلف باطل فرقوں کے ساتھ متعدد مناظرے کئے اور غالب رہے۔ مرزائیت کی بیخ کنی میں آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ خرچ کر دیا۔ مرزا قادیانی کے بعد اللہ دتہ وغیرہ مرزائی مناظرین کے ساتھ مولانا دبیرؒ کے مناظرے ہوئے اور ان کو ہر مرتبہ شکست فاش دی۔ جبکہ قادیانی مشن کے بانی ہی کو پچھاڑ دیا تھا تو اس کے پیرو مرزائیوں میں اتنی ہمت ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ مولانا صاحب کے سامنے ٹھہر سکتے اور ہمیشہ ہی منکرین ختم نبوت کو ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

روزنامہ مرکز ۸۸-۳-۲۸ - اسلام آباد

بقیہ: بزم

خلاف اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں صدر ہونے کے بعد تو ہمارا اختیار کلی ہوتا ہم اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کراتے، ان کافروں کو راہ راست پر لانے کی پوری کوشش کرتے اگر پھر بھی کام نہ بنتا تو پھانسیاں ان کا مقدر ہوتیں

بقیہ: ایک خواب

ہیں مجھے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرا یہ خواب پڑھ کر جو کہ حقیقت ہے اپنے بارے میں غور و فکر کریں اور اسلام قبول کر لینے میں اپنی بے عزتی نہ سمجھیں بلکہ مرزا قادیانی پہ کروڑوں مرتبہ لعنت بھیج کر دامن مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں اسی میں نجات ہے ورنہ بھڑکتی ہوئی آگ میں دھکیلے جاؤ گے جو کہ ہمیشہ کیلئے ہوگی

اب میں بھی پڑھتا ہوں

شاہد نصیر ہائی سکول جلیٹھ تھو ــــ خانپور

ہفت روزہ ختم نبوت میرے والد صاحب ہمیشہ لیا کرتے تھے۔ اور میں نے بھی اس عظیم بے باک جریدے کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اس سے مجھے پتہ چلا ہے کہ مرزائی قادیانی اسلام سے خارج ہیں، ان کیساتھ کھانا اور پینا حرام ہے، جس دن سے یہ بات معلوم ہوئی ہے اس دن سے میں نے اپنے بھائی کو جو قادیانیوں سے دوستی رکھتا تھا، بتایا کہ یہ کافر ہیں، ان کی دوستی چھوڑ دیں اس مفید معلومات کا سبب میرے اساتذہ اور میرے والد بزرگوار بنے ہیں، میں انہیں اپنی معصوم دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔

نعت شریف

اب مجھے اس کے سوا کچھ بھی نہ آقا چاہیئے
چاہیئے بس آپ کا مجھ کو سہارا چاہیئے

آپ کی الفت نہ ہو تو دین بھی کامل نہیں
آپ ہی کا دل پہ قبضہ شاہ والا چاہیئے

مدعائے دل نہ کیوں کر آپ سے آقا کہوں
جاں فزا کوئی تو مژدہ مجھ کو ملنا چاہیئے

بات بن جائے مری گر آپ فرمائیں کرم
آپ کی چشم کرم کا اک اشارہ چاہیئے

آپ محبوب خدا ہیں، رحمت للعالمین
آپ کے قدموں میں عالم کو ٹھکانہ چاہیئے

عالم فدائی

ایک انگریز خاتون

عائشہ جان کیسے بنی؟

بیگم عائشہ جان ایک نومسلم خاتون ہیں۔ لندن کے مسلمان حلقوں میں انھیں "ماں جی" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ماں جی کے دل میں اسلام کے لئے بڑی لگن اور تڑپ ہے۔ ۱۸ سال پہلے لندن کے ایک جریدے میں ان کا انٹرویو شائع ہوا تھا ہم اسے ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

میں ۱۰ سال قبل ۱۹۵۲ء میں مشرف بہ اسلام ہوئی۔ خاندان کے افراد رومن کیتھولک تھے اور میری پرورش و تربیت بھی اسی ماحول میں ہوئی۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ بچپن ہی سے مجھے اس ماحول کی کئی باتوں سے کوفت ہوتی تھی، میں سور کے گوشت سے نفرت کرتی تھی۔ جب یہ گھر میں پکتا تو اس کی بو سے مجھے گھن سی آتی اور میں کسی نہ کسی بہانے اس کی بو سے بچنے کے لئے باہر چلی جاتی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آبائی مذہب سے میری بیزاری بڑھتی گئی۔ میں زیادہ وقت کتابیں پڑھنے میں گزارتی اور قریب کے لائبریری میں جاکر عام معلومات کی کتابیں پڑھتی رہتی۔ بچپن میں میں نے بزرگوں سے سنا تھا کہ مشرق تمام حکمت و دانائی کا منبع ہے اور تمام مذاہب کی ابتداء مشرق سے ہوئی ہے اس لئے مشرق کی تاریخ، تمدن اور علوم پر کتابیں پڑھنا اور اس معاملہ میں زیادہ توجہ دینا لازمی بات تھی۔ یہی جستجو اور یہی کشش مجھے کشاں کشاں اسلام تک لے آئی۔ جب میں نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ شروع کیا تو اسلام کی شاندار تاریخ سے بے حد متاثر ہوئی، اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ بھی اس مذہب کی عظمت کی دلیل ہے، غیر مسلموں اور مفتوحہ علاقوں کے لوگوں کے ساتھ اسلام کی رواداری کے واقعات نے میرے دل پر بہت اثر کیا۔ مجھے جلد معلوم ہوگیا کہ اسلام ہر مذہبی اور غیر مذہبی بات کو عقل و دلائل پر پرکھنے کی دعوت دیتا ہے اس کے برعکس عیسائیت نے خدا اور انسان کے درمیان توہمات کی دیوار کھڑی کر رکھی ہے۔ ان انکشافات کے بعد میں اسلام کی زیادہ قائل ہوگئی۔ جوں جوں میں اسلامی اصولوں اور اسلامی تعلیمات کا گہرا مطالعہ کرتی مجھے عیسائیت کے توہم پرستانہ اور مافوق الفطرت عقائد سے نفرت ہوگئی۔ اسی دوران "روح اسلام" (SPIRIT OF ISLAM) میرے ہاتھ لگی، جو کمی رہ گئی تھی وہ اس نے پوری کردی۔ اس کتاب نے میری زندگی کی کایا پلٹ دی اور اسلام کی صداقت اور روحانیت مجھ پر روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ اس کے بعد جلد ہی وہ دن بھی میری زندگی میں آگیا جب میں باقاعدہ طور پر اس عالمگیر اسلامی اخوت میں شامل ہوگئی اور میں نے خلوص دل سے اسلام قبول کرلیا۔ میں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں کہ اللہ نے مجھ ناچیز پر نظر عنایت کی اور مجھے اسلام کے لئے چن لیا۔ اللہ نے نہ صرف مجھے اسلام کی دولت سے مالا مال کیا بلکہ اس سے میری لڑکی بھی بہرہ ور ہوئی، وہ بھی مسلمان ہوگئی، اس وقت وہ پاکستان میں ہے جہاں اس کے شوہر بھی راولپنڈی میں کام کرتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کروں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ لندن میں مجھے بڑی حد تک اپنی مسلمان بہنوں کی خدمت کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ہماری ایک انجمن ہے جو "انجمن مسلم خواتین" کے نام سے موسوم ہے۔ میں ۱۹۶۳ء میں اس سے منسلک ہوئی تھی، اس سال میں اس کی صدر چنی گئی ہوں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ملکوں سے آئی ہوئی خواتین کے لئے ایسی جگہ اور مواقع فراہم کئے جائیں جہاں وہ آپس میں تبادلہ خیالات کریں۔ اس اجنبی ماحول میں اپنے سماجی، ثقافتی اور مذہبی مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تلاش کریں اور اس طرح ایک دوسرے کی مددگار اور معاون ثابت ہوں۔ اس انجمن کا ایک اور اہم مقصد یہ ہے کہ اپنے ممبران میں رفاہی اور بہبود کے کاموں سے دلچسپی پیدا کرے۔ ہم حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ غریب اور محتاج مسلمانوں خصوصاً بچوں کی مدد کریں، وقتاً فوقتاً ہم فلسطینی اور کشمیری مہاجرین کے لئے کپڑے اور دوسری ضروریات کی چیزیں جمع کرکے بھیجنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم نے مسلمان بچوں کے لئے "مدینہ ہاؤس" کے نام سے ایک ادارہ بھی کھول رکھا ہے جہاں ایسے مسلمان بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش و تربیت کی جاتی ہے جو اپنے والدین سے محروم ہوچکے ہیں یا کسی اور مجبوری سے والدین ان کی دیکھ بھال نہیں کرپاتے۔

میں سمجھتی ہوں آج بھی اگر برطانیہ میں اسلام کی تبلیغ باقاعدگی اور سرگرمی سے شروع ہوجائے تو صرف ربع صدی کے اندر یہاں کی آبادی کی خاصی تعداد اسلامی حلقے میں شامل ہوسکتی ہے۔

موجودہ معاشرتی نظام سے اس ملک کی نئی پود کی بیزاری کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ اس کی بنیادیں عیسائی کلیسا کے فرسودہ عقائد پر رکھی گئی ہیں۔ یہ لوگ "ہپی" بن رہے ہیں یا منشیات کا شکار ہو رہے ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کی صحیح رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس خلا کو اسلام سے پر کیا جائے۔ افسوس ہے، مسلمان تبلیغی کاموں میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے۔ میری یہ بڑی خواہش ہے کہ لندن میں ایک منظم اور فعال اسلامی معلومات اور اطلاعات کا مرکز ہو جہاں سے ہر شعبہ پر کتابیں اور کتابچے دستیاب ہوں اسلامی حلقے کے نوجوان ہائیڈ پارک کے سپیکرز کارنر اور شہر کے مختلف گوشوں میں جاکر اسلام کی تبلیغ کریں، اسلام کی تعلیمات اور زریں اصول عملی اور بے مثال ہیں۔ ہمیں ان کے پرچار سے شرمانا نہیں چاہئے، بلکہ اس پر آشوب دور میں

باقی صفحہ ۳۰ پر

نیک آرزو ایمان کی علامت

محمد یوسف اصلاحی

ماحول کی خرابیاں، سماج کی برائیاں اور گندگیاں، ظلم و فساد اور اخلاقی زوال دیکھ کر اگر آپ کو کڑھن ہوتی ہے اور دل میں یہ آرزو ابھرتی ہے کہ کاش یہ گندگیاں دور ہوں، یہ خرابیاں ختم ہوں سماج سدھر جائے۔ بھلائی پھیلے، انسانی زندگی کی سوسائٹی میں پاکیزگی اخلاق اور تہذیب کی بہار آئے

خدا شناسی، احساس فرض اور انسانیت و شرافت اور امن و سلامتی عام ہو تو اس آرزو پر تہہ دل سے اللہ کا شکر ادا کیجیے، یہ آرزو بہت بڑا سرمایہ ہے، یہ آرزو ایمان کی علامت ہے۔ یہ ثبوت ہے اس دلنواز حقیقت کا کہ آپ کے دل میں ایمان کی کرن موجود ہے، کمزور ضعیف سہی افسردہ اور بے اثر سہی مگر یہ بھی کچھ کم نعمت نہیں ہے کہ آپ کا دل ایمان سے منور ہے اور آپ صاحب ایمان ہیں۔ انسانی دنیا کی سب سے بڑی دولت ایمان ہے، اس کی ایک چنگاری بھی عظیم دولت ہے، اگر کسی کو حاصل ہے، یہ چنگاری پتہ دیتی ہے کہ خدا سے آپ کا تعلق جڑا ہوا ہے، نہ آپ نے اپنے رب سے رشتہ توڑا ہے اور نہ آپ کے رب نے ہی آپ کو راندۂ درگاہ کیا ہے آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اس درجہ گر جانے پر بھی شکر کی تلقین ہے اور اس مقام کو بھی غنیمت کہا جا رہا ہے یہ کون سا انداز فکر ہے؟

مگر یہ انداز فکر بالکل صحیح ہے۔ خدا اور رسول گواہ ہیں کہ اگر آپ کے دل میں برائی سے نفرت ہے اور بھلائی کی آرزو ہے تو آپ مومن ہیں اور آپ سے وہ ساری توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں جو ایک مومن اور مسلم فرد سے کی جاتی ہیں، اور اگر اصلاح و تعمیر کی کوئی کوشش آپ کی ذات سے کبھی ہو گی تو اس کی بنیاد یہی آرزو بنے گی۔ اسی لیے یہ بڑی قیمتی شے ہے۔

خدانخواستہ بھلائی کا احساس، سدھار کی آرزو، اصلاح حال کی تڑپ، برائی سے نفرت اور کڑھن بھی اگر ختم ہو گئی تو آپ کا سب کچھ لٹ گیا، آپ قلاش ہو گئے آپ کے پاس کچھ نہ رہا۔ آپ سے خیر اور بھلائی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ آپ کا وجود ایک بے فیض زندہ لاش ہے۔ نہ آپ کی زندگی سے سماج کو کوئی غرض ہے اور نہ آپ کی موت کا کسی کو کوئی غم۔ دنیا کو اس سے کیا دلچسپی کہ آپ اپنے وجود کے لاشے کو آرام سے رکھتے ہیں اچھا کھلاتے اور اچھا پہناتے ہیں اور اس کی زیبائش و آرائش اور چمک دمک بڑھانے میں لگے رہتے ہیں، آپ خود اپنے وجود کو جو چاہیں اہمیت دیں اپنے بارے میں جو چاہیں سوچیں اپنے کو جو چاہیں آرام دیں اور جس مرتبے پر چاہیں خود کو فائز تصور کریں، لیکن اگر آپ کو سماج کی اچھائی برائی اور فائدہ و نقصان سے کوئی غرض نہیں ہے تو سماج کے لیے بھی آپ کے وجود میں کوئی کشش نہیں ہے۔ آپ زندہ رہیں تو سماج کو کوئی مطلب نہیں اور آپ مر جائیں تو کسی کو کوئی غم نہیں، آپ کی میت پر دو آنسو بہانے والا کوئی نہیں آخر آپ کو کوئی کیوں یاد کرے، ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ سے خون کا رشتہ رکھنے والے آپ کے آخری مراسم کی تکمیل کر دیں اور بس!

اس کے برخلاف اگر آپ راستے کے نشیب و فراز پر چونکتے ہیں، سماج کی برائیاں اور گناہوں کی گندگیاں دیکھ کر کڑھتے ہیں، انسانوں کو گناہوں میں لت پت دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں اولاد آدم کے دکھوں پر آپ کا دل دکھتا ہے اور دکھی انسانوں کو مصائب سے نکالنے کی آرزو رکھتے ہیں تو یقین کیجیے کہ آپ انسانیت کا اعلیٰ ترین سرمایہ ہیں۔ کوئی کہے یا نہ کہے آپ انسانی سماج کا قابل فخر جوہر ہیں۔ ہو سکتا ہے غفلت لاپرواہی اور حالات کے دباؤ میں آپ کی حقیقی چمک دمک ماند پڑ گئی ہو، لیکن بھلائی کی آرزو، تعمیر کا جذبہ اور اصلاح حال کی تڑپ پتہ دے رہی ہے کہ آپ کے سینے میں ایمان کا شرارہ موجود ہے اور حالات کے تیز و تند جھکڑوں کے باوجود یہ چراغ گل نہیں ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ ضعیف ترین ایمان ہے اور یہ کیفیت ایمان کا آخری اسٹیج ہے مگر یہ بھی وہ عظیم دولت ہے جس سے بڑی دولت کا انسان تصور نہیں کر سکتا۔ برائیوں کو بھلائیوں میں بدل ڈالنے کی آرزو کے بارے میں یہ دعویٰ کہ ایمان کا ثبوت ہے، بہت بڑا دعویٰ ہے، مگر یہ دعویٰ بے ثبوت ہرگز نہیں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسی کیفیت کو اضعف الایمان یعنی ایمان کا آخری اسٹیج قرار دیا ہے اور اس میں یہ خوشخبری بہرحال پوشیدہ ہے کہ ایسا شخص صاحب ایمان ہے آپ کا ارشاد ہے

”تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے زور بازو سے اس کو بدل ڈالے، اور اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو دل میں اس کو برا سمجھے اور اس کو بدلنے کی آرزو رکھے اور یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔“ (مسلم)

اگر آپ اس ضعف ایمان کے اسٹیج سے بلند ہیں پہلے یا دوسرے مرحلہ پر فائز ہیں تو آپ کا مقام بہت بلند ہے آپ قابل رشک ہیں، تہ دل سے اللہ کا شکر ادا کیجیے اور اپنے مقام بلند کی حفاظت کی مستقل فکر رکھیے لیکن اگر آپ آخری اسٹیج پر ہیں تو اسے بھی کم اہم نہ سمجھیں، یہ آخری درجہ بھی ایمان ہی کا درجہ ہے

ایمان کے درجات کے اعتبار سے بلاشبہ یہ آخری درجہ ہے ضعیف ہی ہے۔ مگر اصلاح، سدھار اور تعمیر و انقلاب کی بات جب ہم سوچتے ہیں تو ہمارے لیے یہ اسٹیج بہت بڑا سہارا ہے۔ صالح تہذیبی انقلاب کی جو عمارت ہم تعمیر کرنے اٹھے ہیں۔ یہ اس کی پہلی بنیادی اینٹ ہے۔ اور اس پہلو سے اس آرزو اور تمنا کی بڑی قیمت ہے۔ اس آرزو کی موجودگی زبردست خوشخبری ہے کہ آپ کے لیے عظمت و سعادت کی راہیں فراخ ہیں۔ اور سربلندی کے سارے مواقع آپ کو حاصل ہیں، آپ اس آرزو کی اہمیت کو محسوس کریں اور اسے پورا کرنے کے لیے یکسوئی

کے ساتھ تعمیر انقلاب کی مہم میں لگ جائیں۔

ہزاروں نہیں لاکھوں انسان ہیں جو اس ایمان افروز آرزو و تمنا سے محروم ہیں۔ وہ گندگی اور پاکیزگی میں فرق نہیں کر پاتے کہ پاکیزگی کی آرزو کریں وہ گندگی کے ڈھیروں پر سے گزر جاتے ہیں اور ان کی قوت شامہ کو ذرا کدورت نہیں ہوتی، وہ خدا کے بندوں کو گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیکھتے ہیں اور انہیں ذرا کڑھن نہیں ہوتی۔ برائی اور بھلائی میں امتیاز و فرق کا بوجھ وہ اپنے دماغ پر لینا ہی نہیں چاہتے۔ یہ انسانوں کی وہ قسم ہے جو جانوروں سے بدتر ہے، قرآن نے ان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے

"ان کے پاس دل ہے مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے ہوئے ہیں"

(الاعراف ۱۷۹)

یہ فقرہ "وہ غفلت میں کھوئے ہوئے ہیں" خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اس گروہ کی ذہنیت کا اصل سراغ ہے یعنی ان لوگوں کو کسی کی پرواہ نہیں، نہ اپنے رب کی نہ اپنے ہم جنس انسانوں کی، یہ اپنی ذات میں مگن ہیں، انہیں اپنی ذات، اپنے مفادات، اپنے عیش و عشرت اور اپنی رنگ رلیوں کے سوا کسی چیز کا ہوش نہیں۔ کیا ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے، کیا صحیح ہے کیا غلط ہے، کیا اچھا ہے کیا برا ہے، یہ ان کے ذہن و فکر کا موضوع ہی نہیں ہے یہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ جانوروں کو تو خدا نے سوچنے سمجھنے اور غور و فکر سے نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ہی نہیں دی ہے۔ لیکن انسانوں کو تو اللہ نے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اللہ نے ان کو سوچنے والا دل دیکھنے والی آنکھیں، سننے والے کان عطا کیے ہیں اور کسوٹی سے نتائج اخذ کرنے اور اچھے برے میں تمیز کرنے کے لیے دل و دماغ کی اعلیٰ ترین قوتیں عطا کی ہیں۔ مگر ان ظالموں نے ان بہترین صلاحیتوں سے کام ہی نہیں لیا۔ اور جانوروں کی طرح کھانے پینے اور داد عیش دینے کو اپنا مقصد وجود بنا لیا۔ اللہ کی زمین پر گندگیاں پھیلی دیکھ کر اور خدا کے بندوں کو گھناؤنے اعمال میں مبتلا پا کر ان کو ذرا کڑھن نہیں ہوتی۔ کوئی نیک آرزو، کوئی بھلائی کی تمنا اور کوئی اصلاح کی خواہش ان کے دلوں میں جاگتی ہی نہیں یہ شب و روز خدا کی نافرمانیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ناشکری اور نافرمانی ان کا شیوہ ہے۔ قرآن نے ان کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے۔

"اور کفر کرنے والے بس دنیا کے چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں اور آخر کار ان کا ٹھکانہ جہنم ہے" (محمد: ۱۲)

یہ جانور صفت انسان انسانوں ہی کی بستی میں رہتے ہیں لیکن انسانی صفات سے بالکل عاری ہوتے

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختم نبوۃ
سابقہ: چشتیہ دواخانہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے

ھو الشافی ——— افتخار الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب
موسم گرما: ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما: ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک: ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۱/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

ہیں۔ اس لیے انسانوں کو ان سے کوئی غرض ہوتی ہے اور اللہ کو ان کی پرواہ۔

بس یقین کیجئے کہ اگر دنیا میں ہر طرف برائیاں اور گندگیاں پھیلی دیکھ کر آپ کڑھن محسوس کرتے ہیں، دل میں بھلائی اور اصلاح کی آرزو ابھرتی ہے تو اس کو معمولی چیز تصور نہ کیجئے۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کر رکھی ہے۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ اور ایمان ہی آپ کی سب سے بڑی دولت ہے اگر آپ کے پاس ساری دنیا کی دولتیں ہیں اور خدا نخواستہ ایمان نہیں ہے تو آپ کے پاس کچھ نہیں ہے، آپ قلاش ہیں، اس کے برخلاف آپ فقیر بے نوا ہیں، لیکن دولت ایمان حاصل ہے تو آپ کو سب کچھ حاصل ہے۔ آپ دنیا کے سب سے بڑے دولت مند ہیں۔ نیکی کی تمنا آپ کے دل میں انگڑائیاں لے رہی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے کہ یہ ایمان کی علامت ہے۔

میں مانتا ہوں کہ محض آرزوؤں اور تمناؤں سے کچھ نہیں بنتا، آرزوئیں کتنی ہی اچھی ہوں ان سے کسی انقلاب کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اس اٹل حقیقت کی تردید کون کر سکتا ہے کہ نیکیوں کی فروغ کی یہ آرزو، بھلائیوں کی تمنا اور اصلاح حال کی تڑپ ہی تو ایمان ہے، اور ایمان ہی وہ بنیاد ہے جس پر عمل صالح، سیرت و کردار اور خوشگوار انقلاب کی عمارت تعمیر کی جاتی ہے، اس راہ میں آپ جو کچھ سوچیں گے جو کچھ کریں گے اسی وقت کریں گے جب یہ پہلی اینٹ موجود ہو۔ ایمان اسلامی انقلاب کی پہلی بنیادی اینٹ ہے اور اس پہلو سے یہ انتہائی گرانقدر دولت ہے۔ اسی سے سب کچھ ہے اور اس کے بغیر کچھ نہیں ہے۔

یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ آج ملت میں نیک آرزو رکھنے والے دو چار نہیں ہزاروں ہیں۔ محض آرزو اور نیک تمنا سے عمل کی اس دنیا میں کچھ نہیں ہوتا، بے شک اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ آرزو نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ آرزو نہ ہو تو کوئی کچھ کیوں کرے اور کس لیے کرے؟ اگر یہ تسلیم ہے کہ ملت میں نیکی اور بھلائی کی آرزو موجود ہے تو ہمارے لیے عظیم خوشخبری ہے کہ جس تعمیر کو دیکھنے کے لیے دنیا کی آنکھیں ترس رہی ہیں، اس کی خواہش اور آرزو کو مہمیز دے کر تعمیری رخ پر لگانا صرف ہمی تو کام ہے۔

بلاشبہ آرزو کو پورا کرنے کے لیے عمل کی اس دنیا میں طویل جدوجہد مسلسل قربانی اور جان و مال کھپانے کی آمادگی درکار ہے۔ آرزو کو پورا کرنے کے لیے فیصلہ عمل کرنا ہوتا ہے، ایسا فیصلہ جس کی پشت پر اٹل عزم ہو پختہ اور مضبوط ارادہ ہو۔ فیصلہ جب تک انقلابی فیصلہ نہ ہو، کوئی قابل ذکر کارنامہ دنیا میں انجام نہیں دیا جا سکتا آرزو، جوش، حوصلہ اور جذبہ سب کی اہمیت تسلیم لیکن یہ حقیقت بھی تسلیم کیجئے کہ آرزو کی تکمیل محض آرزو کرنے سے کبھی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ آرزو کی تکمیل کے لیے فیصلہ عمل ناگزیر ہے، عمل کا محرک بے شک آرزو ہے۔ لیکن عمل کیے بغیر اس دار العمل میں نتائج کی توقع رکھنا حماقت اور نادانی ہے کچھ کرنا ہے تو عمل کا فیصلہ کیجئے۔

جواں عزم جواں ہمت مردان کار کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہاں صالح انقلاب لا کر رہیں گے، سماج کی برائیاں دور کر کے دم لیں گے سسکتی انسانیت کو تمام دکھوں سے نجات دلا کر رہیں گے۔ خدا کی زمین پر انسانیت کے رب کا حکم نافذ کر کے رہیں گے، جب تک خدا کے بندوں کی زندگی میں خدا کا دین جاری اور نافذ نہیں ہوتا سستانے کا نام نہ لیں گے آپ تو یہ بتائیے کہ پروگرام کیا ہے ہم کیا کریں اور کس طرح کریں۔

یہ بے شک فطری سوال ہے، بنیادی سوال ہے، عمل کا انقلابی فیصلہ کر لینے کے بعد یقیناً لائحہ عمل کی ضرورت ہے، پروگرام اور منصوبے کی ضرورت ہے، مگر شاید ہم بھول رہے ہیں کہ یہ سوال کرنے کے لیے جو چیز ہمیں پریشان کر رہی ہے وہ یہی مرشد خیر ہے جس کا نام نیک آرزو ہے۔

نعت شریف

اخگر سرحدی - سرگودھا

خدا کے بعد محبوب خدا ہے
وہ نور ابتداء و انتہا ہے
کھلا یہ راز معراج نبیؐ سے
کہ انساں کا کہاں تک ارتقا ہے
بلایا اپنے روضے پر بلایا
یہ میری بیقراری کا صلہ ہے
شرف بخشا مجھے بھی حاضری کا
بلندی پر مرا بخت رسا ہے
مجھے بھی دولت صحت عطا کر
تیرے کوچے کی مٹی میں شفا ہے
وہی ہیں بے سہاروں کا سہارا
وہی خیر البشر خیر الوریٰ ہے
تیرا گنبد، مری آنکھوں کی ٹھنڈک
تیرا روضہ، میرے دل کی ضیا ہے
تیرا ہر لفظ ہے تشریح قرآں
ترا پیغام، پیغام خدا ہے
مرا سرمایہ ہے، تیری غلامی!
علاوہ اس کے میرے پاس کیا ہے؟
در اقدس پہ پھر ہیں حاضری دول
یہی میری تمنا ہے دعا ہے
بوقت حشر مجھ عاصی کو اخگر
نگاہ مصطفیٰ کا آسرا ہے

مسیح موعود بننے کی قادیانی خواہشات

حافظ محمد اقبال رنگونی ـــــ مانچسٹر

مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود بننے کی غرض و غایت کیا تھی اس سلسلے میں حافظ محمد اقبال رنگونی کا وہ خطاب جو عالمی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے سنٹر لندن منعقدہ ۱۹۸۷ء میں ہوا تھا. ملاحظہ فرمائیے جسے ٹیپ کی مدد سے صفحہ قرطاس پر لایا گیا ہے۔

از مرزا محمد امین مانچسٹر

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام اور حاضرین جلسہ!

عالمی ختم نبوت کانفرنس کی ابھی یہ تیسری منزل ہے۔ اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانان یورپ کس طرح اپنے پورے ذوق و شوق جوش و خروش اور جذبہ ایمانی کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز انگلستان میں عالمی ختم نبوت کا پرچم اپنی پوری تابانی کے ساتھ لہرائے گا۔ اور اعدائے اسلام اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام ہو کر رہیں گے!

حضرات محترم! آپ کے سامنے حضرات علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت اور اس کے متعلقات پر کافی سیر حاصل خطاب فرما دیا ہے اور بعد میں آنے والے مقررین بھی آپ سے اس مسئلے کی وضاحت میں بیان فرمائیں گے۔ میں اس وقت اپنے مختصر وقت میں چند ضروری گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حضرات محترم! آپ اکثر و بیشتر حیات مسیح اور وفات مسیح کے عنوان پر مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان معرکے سنتے آئے ہیں حتیٰ کہ مرزا غلام قادیانی اور دیگر قادیانی علماء کی تالیفات ملاحظہ کریں تو آپ کو یہی موضوع مختلف انداز میں گھومتا نظر آئے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس موضوع نے اس قدر اہمیت کیوں اختیار کی کہ ایک طرف تو وفات مسیح کے عنوان پر لیکچر دیئے جا رہے ہیں تو دوسری طرف علمائے اسلام حیات مسیح کا اثبات فرما رہے ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟

دراصل بات یہ ہے کہ قرآن و سنت میں ایک پیشگوئی چلی آ رہی ہے کہ دور آخر میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا۔ اس مسئلے پر کسی کا اختلاف نہ تھا۔ مرزا غلام قادیانی کا عقیدہ بھی اوائل میں یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اس کی کتابوں میں نزول اور سماء کا لفظ ملتا ہے۔ یہ پیشگوئی بہت وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی تھی۔

مرزا غلام قادیانی نے جب ہندوستان میں اپنی تحریک کی ابتداء کی تو وہ زمانہ انگریزوں کے اقتدار کا تھا اور انگریز مسلمانوں سے سب سے زیادہ اگر ناراض تھے تو صرف ایک ہی مسئلے پر تھے۔ وہ مسلمانوں کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے ناراض نہ تھے انگریزوں کو اگر کسی بات کا کھٹکا اور ڈر تھا تو صرف اور صرف مسئلہ جہاد سے تھا۔ اور انگریزوں کی خواہش تھی کہ یہ جہاد کا مسئلہ مسلمانوں سے کسی طرح ختم ہو جائے تو راعی اور رعایا کے درمیان مفاہمت کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اور انگریزی اقتدار طول پکڑ جائے گا۔

آپ کو یہ بات معلوم ہی ہوگی کہ متحدہ ہندوستان میں آزادی کے لیے جتنی تحریکیں مسلمانوں نے چلائی تھیں اتنی کسی اور قوم نے نہیں اٹھائیں کیونکہ انگریزوں نے حکومت اور اقتدار مسلمانوں ہی سے چھینا تھا اور مسلمانوں ہی سے ان کو خوف تھا۔

اس لیے وہ اپنی ساری توانائیاں اس بات پر صرف کر کہ مسلمانوں سے جہاد کا یہ مسئلہ ختم ہو جائے اس کے لیے نے آپس میں مشورہ کیا کہ مسلمانوں سے یہ مسئلہ کس طرح ختم کیا جائے؟ انہیں کافر بنانا تو بہت مشکل تھا اس لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ مسلمان مسلمان بھی کہلاتے رہیں اور جذبہ جہاد بھی سرد پڑ جائے۔

انگریزوں کو کسی نے بتلا دیا کہ قرآن و سنت میں ایک پیشگوئی چلی آ رہی ہے کہ قرب قیامت سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول ہوگا اور روایت کے الفاظ میں "یضع الحرب" بھی ہے کہ ان کے ہاتھوں جنگوں کا خاتمہ ہوگا تو پھر جہاد کا مسئلہ ختم ہوگا۔ انگریزوں نے محسوس کیا کہ مسلمانوں میں جب تک عیسیٰ نازل نہیں ہوتے وہاں تک بے خوف ہو کر ہم حکومت نہیں کر سکتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مسیح کا نزول تو ہمارے ہاتھ میں نہیں اس کا کیا ہوگا؟ اس معاملے میں پھر غور کیا جائے گا چنانچہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ جب تک اصل مسیح مارا نہ جائے۔ فوت شدہ نہ قرار دیا جائے۔ وفات مسیح کا عنوان نہ بنایا جائے وہاں تک مسئلے کا حل ناممکن ہے جب یہ طے پایا جائے کہ مسیح تو مر گیا تھا اور جو مر جاتا ہے وہ واپس نہیں آتا تو پھر ان مسلمانوں کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ چنانچہ پہلا مرحلہ یہ طے ہوا کہ مسیح کو فوت شدہ قرار دو، اعلان کر دیا گیا کہ مسیح تو فوت ہو چکا ہے۔

لیکن ایک اشکال پھر بھی رہ گیا اور وہ یہ کہ احادیث کی اس پیشگوئی کو کس طرح حل کیا جائے کہ جو مسیح نے آنا ہے وہ تو "مسیح بن مریم" ہوگا تو اب مریم کا بیٹا کیسے بنایا جائے!

اس مسئلے کا حل یوں ڈھونڈا گیا کہ آج کل کے زمانے سے ایک آدمی کھڑا ہو جائے اور یہ دعویٰ کرے کہ جس کی پیشگوئی بیان کی گئی ہے اس کا مصداق دراصل میں ہی ہوں کیونکہ اصل مسیح تو مر چکا ہے اور جو مر جائے وہ واپس نہیں آیا کرتا اس لیے لامحالہ اب جو بھی آئے گا وہ اصل مسیح نہیں بلکہ اس کا مثیل ہوگا احادیث بھی اپنی جگہ صحیح ہیں میں اس کا مصداق ہوں اور مثیل مسیح کے طور پر میں آیا ہوں۔

اب ساری اسکیم یوں طے پائی کہ پہلے اصل کو مار دو، جس کرسی پر آنا ہے اس کرسی کو خالی قرار دو جب کرسی خالی ہوگئی تو پھر اس پر مثیل مسیح کو بٹھا دو۔

انگریزوں کے لیے ایک مسئلہ اور باقی تھا وہ یہ کہ جو مسیح آنے والا ہے اس کی کچھ علامات بھی تو احادیث میں بیان کی گئیں تھیں آخر اس کا حل کیا نکالا جائے؟

حضرات محترم! علماء کرام تشریف فرما ہیں۔ علماء بلا خفت جانتے ہیں کہ حقیقت اور مجاز کے درمیان پرانی معرکہ آرائی چلی آرہی ہے یعنی کوئی لفظ جن معنوں کے لیے بنا ہو اگر انہی کے لیے استعمال ہو تو اسے کہیں گے حقیقت! اور جب وہ لفظ ان معنوں میں استعمال نہ ہو جو اس کے لیے بنایا گیا ہو تو اسے کہیں گے مجاز۔ مثلاً آپ کے سامنے اس وقت مولانا محمد موسیٰ قاسمی صاحب تشریف فرما ہیں میں ان کے بارے میں کہوں کہ یہ شیر ہیں شیر، تو یہ لفظ شیر حضرت مولانا کے لیے تو نہیں بنا۔ شیر کا لفظ تو حیوان مفترس یعنی درندہ کے لیے بنا ہے لغت میں شیر کا معنی مولانا تو نہیں ہے۔ تو جب شیر کا لفظ اس جانور کے لیے استعمال ہو تو یہ حقیقت ہوگا۔ اور جب کہوں گا کہ مولانا شیر ہیں تو یہ ایک تشبیہ ہوگی مجاز ہوگا۔ استعارہ ہوگا۔

مرزا غلام قادیانی کے آس پاس جو لوگ جمع تھے انہوں نے کہا کہ صاحب یہ حقیقت اور مجاز کے درمیان معرکہ آرائی چلی آرہی ہے تو مسیح کے بارے میں بھی جو علامات ہیں انہیں کھینچ تان کر کیوں نہ مجازی طور پر استعمال کر لیا جائے جب مسلمان سوال کریں گے کہ تو تو مسیح نہیں کیونکہ یہ علامات تجھ میں نہیں تو جھٹ کہا جائے کہ حدیث صحیح ہے مگر اس کی مراد یہ ہے اور اس کا معنی یہ ہے جب ہر بات میں مجاز ہو جائے تو دلی کی یہ ایسی بھول بھلیاں ہیں کہ جس میں لوگ جاتے تو نظر آتے ہیں مگر واپس آنا بہت مشکل سے نظر آتا ہے اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔

حدیث میں ہے کہ مسیح ابن مریم جب نازل ہوں گے تو ان پر دو زرد چادریں ہوں گی مرزا غلام نے کہا کہ حدیث بالکل صحیح ہے واقعی دو زرد رنگ کی چادریں ہوں گی لیکن یہ حقیقی چادریں مراد نہیں بلکہ یہاں مجازی معنی مراد ہے وہ یہ کہ اس سے مراد دو بیماریاں ہوں گی۔ ایک اوپر کی ایک نیچے کی میں ہی مسیح موعود ہوں دو بیماریوں کے ساتھ آیا ہوں ایک بیماری مراق کی جس کی اصل دماغ کی ہوتی ہے اور ایک ذیابیطس کی جس کی اصل نیچے ہوتی ہے تو یہ زرد رنگ کی دو چادریں دو بیماریاں ہیں۔ حوالہ جات میرے پاس موجود ہیں ان کی کتابوں میں سب کچھ لکھا ہوا ہے یقین نہ آئے تو دیکھ سکتے ہیں میں نے اپنی کتاب "الجواب الصحیح لرد المرتد القبیح" میں اس کی لن ترانیاں نقل کیں ہیں۔

یہاں میں نے صرف ایک مثال سمجھانے کے لیے دی ہے جس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ مرزا نے ہر ہر علامت کو مجازی طور پر استعمال کر دیا تھا۔

مگر اللہ کی قدرت ملاحظہ کیجئے کہ ان علامات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مسیح جامع مسجد کے مشرقی منارے پر اتریں گے۔ مرزا کے لیے یہ مسئلہ آسان تھا کیونکہ مینار بنانے کے لیے اینٹ سیمنٹ کی ضرورت ہوتی ہے مرزا نے سوچا کم از کم ایک کو تو حقیقت پر رکھو۔ چنانچہ مرزا نے فیصلہ کرنے کے بعد اپیل شائع کر دی کہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح یعنی اب چندہ دو کہ مسیح کا مینار بنایا جا رہا ہے۔

مرزا نے یہ نہ سوچا کہ جس مسیح نے آنا ہے وہ تو مینار سے اتر کر آئے گا یہ کیسا مسیح ہے جو دعویٰ تو مسیح موعود کا کرتا ہے اور پھر نیچے سے مینار پر چڑھے گا جس نے آنا ہے وہ تو اتر کر اعلان کریں گے اور یہ کیسا مسیح ہے جو اعلان پہلے کرتا ہے اور پھر مینار پر چڑھتا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حضرات محترم! اب وہ مینار جس کے لیے چندہ جمع کیا گیا تھا اللہ کی قدرت کہ مرزا کی زندگی میں پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا اور اسے مینار پر چڑھنا تک نصیب نہ ہو سکا۔ دارالعلوم دیوبند کے ایک بزرگ نے اس بات کو عجیب انداز میں بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

رجل تنبی بعد ختم نبوت
فاتٰی بکفر واضح بصریح
حمل النصوص علی المجاز باسرھا
الا المنارۃ اذ بناھا بصحیح

کہ ساری چیزوں کو تو مجازی، مجازی کی گردان کرتا رہا مگر منارہ کو حقیقت پر بنانے کے لیے ترکیب سوچی وہ بھی پوری نہ ہوئی۔

منقبت امام اعظم

مولانا سید سلمان احمد عباسی، ٹوبہ ٹیک سنگھ

امام اعظم ابو حنیفہ ابو حنیفہ امام اعظم
زعیم اسلام و ہادی دیں، فقیہ اعلم، امام اعظم
سراج امت ہیں زینت الارض و فخر ملت ہمام اعظم
وہ پاس دار علوم اصحاب فخر عالم، امام اعظم
وہ راز دار کتاب و سنت، وہ صاحب اجتہاد مطلق
ار علم شریعت دیں، امام برحق امام اعظم
وہ پیشوائے محدثیں ہیں وہ رہنمائے مجددیں ہیں
کہ جانشین صحابہ ختم مرسلیں ہیں امام اعظم
وہ حامل علم اولیں ہیں وہ بعد والوں کے مقتدیٰ ہیں
کہ وارث فقہ ابن مسعودؓ و مرتضیٰؓ ہیں امام اعظم
سر آمد اتقیائے امت، وہ افقہ و اکرم امت
وہ شیخ شیخ محدثین صحاح ستہ، امام اعظم
وہ جس کی فقہ شریف محض کتاب و سنت کا بے گماں ہے
وہ فخر اسلام و صدر بزم متقیاں ہے امام اعظم
بڑے بڑوں کو ہے رشک تجھ پر حسد میں ہیں مبتلا چھوٹے
مگر یہ خورد و کلاں تری گرد کو نہ پہنچے امام اعظم
وہ واجب الاقتدا ہیں سبھاں وہ نازش ملت حنیفہ
امام بے مثل ہیں "ابو الملۃ الحنیفہ" امام اعظم

حسرت ہے اس مسافرِ بے بس کے حال پر
جو تھک کے رہ جائے منزل کے سامنے

درمیان میں یہ بات بیان کردی، بتلا یہ رہا تھا کہ مسیح موعود بننے کی غرض و غائیت کیا تھی؟ انگریزوں کی چال اور مرزا غلام احمد کے قال نے واضح کردیا کہ سب سے پہلے اصل مسیح کو مارو، پھر اس کا مثیل بنو پھر علامات مسیح کو مجازی جامہ پہناؤ جب ان تمام مراحل سے گزر چکو تو پھر یکدم اعلان کردو کہ مسیح کا اعلان ہے کہ آج کے بعد جہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے مرزا غلام کے یہ اشعار تو آپ نے سنے ہی ہوں گے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

ان اشعاروں سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا کو مسیح موعود اس لیے بنایا گیا کہ جہاد کے اختتام کا اعلان کر دے تاکہ انگریز اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکیں اور ان کا دور اقتدار طول پکڑے مرزا نے نہ صرف اشعار کہے بلکہ کتابیں لکھیں، اشتہارات شائع کیے کہ "دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ مسیح موعود کی طرف سے! چونکہ جہاد کا سلسلہ ختم کرنے کا اگر کسی کو حق تھا تو صرف سیّدنا حضرت عیسیٰ ؑ کو تھا تو اس لحاظ سے مرزا مسیح موعود بنے۔ علت غائیہ سامنے آئی، اور انگریزوں کی مشکلات کا حل ہوا، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مرحوم کے سامنے جب یہ ساری صورت حال آئی تو آپ تڑپ اُٹھے، اور کہا!

وہ نبوت ہے مسلمان کیلئے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام!

حضرات محترم! یہ مسلہ صرف متحدہ ہندوستان میں نہ تھا کیونکہ بعض اوقات قادیانی کہہ دیا کرتے ہیں کہ مرزا نے حکومت وقت کی اطاعت کی اور وہ لوگ اولوالامر میں داخل تھے۔ میں کہتا ہوں غلط ہے مرزا اور انگریز متحدہ ہندوستان میں تھے عرب میں تو نہ تھے اگر مرزا کا یہ حق عقیدہ تھا کہ حکومت وقت کی اطاعت کی جائے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا نے عرب ممالک میں قدآدم اشتہارات بھیجے عربی میں اس موضوع پر لکھا۔ اور ہر جگہ جذبہ جہاد کو ختم کرنے کی سعی لاحاصل کی۔ ایک جگہ اس نے لکھا کہ:

نحن نعش تحت ظل ھذہ الدولۃ البریطانیہ بالامن والعافیۃ والحریۃ التامۃ نصلی ونصوم ونسجد ونسرد علی النصاریٰ کیف نشاء ولا حارج ولا مانع ولا مزاحم ولعھا جبنا الی بلاد ملوک الاسلام لھا وجدنا الامن والعافیہ، وغیرہ وغیرہ ....

یعنی اس نے ہر جگہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہاں اسلام آزاد ہے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں اس لیے جہاد نہیں ہونا چاہیے اور جن جن بزرگوں نے جہاد کا اعلان کیا تھا مرزا ان کے پیچھے پڑ گیا اور وہ وہ گالیاں سنائیں کہ الامان و الحفیظ مجھے اس جگہ پھر سے علامہ اقبال مرحوم یاد آ گئے انہوں نے بڑی عجیب بات کہی ہے کہ:۔

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

حضرات محترم! میری ساری گذارشات کا حاصل یہ ہے کہ مرزا کے مسیح موعود بننے کی غرض و غائیت مسئلہ جہاد کو ختم کرنا تھا۔ اس کے لیے ساری تحریرات، اشتہارات اعلانات و رنگ ڈھنگ جاری رہی مگر ے

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

جہاد ہوا اور انگریزوں کو اقتدار چھوڑنا پڑا مرزا بھی گیا، اس کا ایمان بھی گیا اور نوبت بایں جا رسید کہ آج اس کی ذریت اپنے ہی آقاؤں کے پاس پناہ لینے پر مجبور ہو چکی ہے۔ ان حالات میں ہم مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ قادیانی اعتراضات کا مسکت جواب دیں ان کے چالوں اور فریب سے لوگوں کو آگاہ کریں، انگریزی، اردو، عربی میں اس مسئلے کو سمجھائیں اور بتلائیں کہ مرزا مسیح موعود کیوں بنا تھا۔

انشاء اللہ اگر کبھی اس ملک میں ایسا کوئی موقع پیش آیا تو پھر ہم بتلائیں گے کہ مسیح موعود اور خلیفہ موعود بننے کے شوق نے، خدا کی کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، قرآن اور عقائد اسلامیہ کے ساتھ ساتھ اہل اسلام کے ساتھ کون کون سا کھیل کھیلا گیا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خدا آپ کو ہمّت دے

ٹھیکیدار محمد رزاق ..... ٹیکسلا

میں آپ کا رسالہ دو سال سے پڑھتا ہوں اس میں بڑے اچھے بیان ہوتے ہیں جب تک ختم نہ کر لوں کوئی دوسری کتاب نہیں پڑھتا، خدا تعالیٰ آپ حضرات کو ہمت دے اور یہ کام جاری رہے۔ ایک میری تجویز ہے اگر مدارس والے حضرات شروع سے بچوں کو قرآن مجید مع ترجمہ پڑھا دیں تو بہت بہتر رہے گا۔ اگر انگریزی کا مع ترجمہ رٹوائی جا سکتی ہے تو قرآن پاک کا ترجمہ بھی رٹوایا جا سکتا ہے۔

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیت کا تعارف اور ہمارے فرائض

راجہ جاوید اختر ۔۔۔ بھوئی گاڑ

قادیانیت کس چیز کا نام ہے؟ قادیانیت محمد عربی ﷺ سے بغاوت ہے۔ قادیانیت سرکار دو عالم ﷺ کے خلاف بغض و عناد کا ایک دہکتا ہوا آتش فشاں ہے۔ قادیانیت شافع محشر ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور قزاقی کا نام ہے۔

قادیانیت خاتم النبیین کی بے ادبی اور گستاخی نبوت کے متوازی مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت کا مکروہ نام ہے۔ قادیانیت یہودیت کا دوسرا نام ہے۔ اور بقول اقبال قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانیت مسیلمہ کذاب کے خلیفہ اور پلید مشن کا نجس اور منحوس نام ہے۔ اس فتنۂ باطلہ کے بانی مرزا قادیانی جہنم مکانی نے ۱۹۰۱ء میں اشارۂ فرنگی پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اور انگریز نے اپنے اس خود کاشتہ پودے کو اپنی سنگینوں کے سائے تلے پروان چڑھایا۔ فرنگی کی گود میں بیٹھ کر مسیلمۂ پنجاب مرزا قادیانی نے دعویٰ کر دیا کہ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں، مرزا نے اپنی ماننے والے مرتدوں کی جماعت کو "صحابۂ رسول" کے نام سے پکارا (العیاذ باللہ) اپنی کافرہ بیویوں کو "امہات المؤمنین" کے نام سے تعبیر کیا، اپنے گھر والوں کو "اہل بیت" کا نام دیا۔ تین سو تیرہ بدری صحابہ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی نے اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی، آنحضرت کی نقل کرتے ہوئے اپنے "ننانوے" صفاتی نام رکھے۔ قادیان آنے کو "ظلی حج" قرار دیا۔ جنت البقیع کے مقابلے میں قادیان میں ایک "بہشتی مقبرہ" بنوایا۔ قرآن پاک میں تحریفات کیں۔ احادیث رسول کو بگاڑا، اقوال صحابہؓ اور بزرگان دین کو مسخ کیا، جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ انگریز کی اطاعت کو لازمی قرار دیا۔

مسلمانو! اٹھو، خواب غفلت سے اٹھو۔ مرزا قادیانی کی اسلام دشمن اولاد اپنے مرتد باپ کی نقش قدم پر چل کر بھڑکائی ہوئی آگ کو پھر ہوا دے رہی ہے، قادیانیت کی آندھیاں چراغ ختم نبوت کو گل کرنے کے لئے برق رفتاری سے چل رہی ہیں۔ مرزا قادیانی کا برپا کردہ فتنۂ ارتداد شجر اسلام کو (معاذ اللہ) جڑوں سے اکھاڑ دینا چاہتا ہے۔

جھوٹی نسل کا اژدھا ہماری نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کے لئے بڑھا چلا آرہا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں مرزا قادیانی کو آنحضرتؐ کی جگہ متعارف کروایا جا رہا ہے۔ کلمۂ طیبہ میں مرزا قادیانی کو رسول اللہ کی جگہ سمجھا جا رہا ہے اب سوچنے کا مقام ہے کہ وہ کونسا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے والے اور دل کو ہلا دینے والے ان حالات میں آنکھیں بند کرکے بیٹھا رہے، وہ کونسا مسلمان ہے جو رسول اللہ کی توہین تو سنے لیکن ہاتھ پاؤں توڑ کر اور لبوں پر مہر سکوت لگا کر بیٹھا رہے۔ مسلمانو! اٹھو، رسول رحمت کا کلمہ پڑھنے والو اٹھو۔ ناموس محبوب العالمین کا تحفظ کرو، تاج ختم نبوت کی چوکیداری کرو۔ قادیانیوں کی زبان بے لگام کو لگام دو۔ ختم نبوت کا عالمگیر پیغام عالم میں پھیلا دو۔ اپنے بچوں کو زیور تعلیم ختم نبوت سے آراستہ کرو۔ اپنے حلقۂ احباب میں ختم نبوت کو اچھی طرح متعارف کراؤ۔

عہد حاضر میں سب سے سنگین مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان قادیانیت سے آشنا نہیں ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ قادیانیوں کے عقائد کیا ہیں، انہیں نہیں معلوم کہ قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں، انہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ قادیانیوں کا کفر کس قسم کا ہے یہ بھی ان کے علم میں نہیں کہ قادیانیوں اور عام کافر میں فرق کیا ہے؟

قادیانیوں کا واحد مقصد نبی اکرمؐ کی نبوت کو ٹھکرا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا ہے اور تاج ختم نبوت مرزا قادیانی کے سر پر رکھنا ہے۔ (استغفر اللہ، العیاذ باللہ) اور کوئی بھی گنہگار سے گنہگار مسلمان اس ناپاک جسارت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جو بھی مسلمان ختم نبوت کے اس جہاد میں شریک ہے وہ رسول اللہ کی ختم نبوت کا سپاہی ہے

مسلمانو! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ معلوم نہیں یہ کاروان زیست کب لٹ جائے، پتہ نہیں یہ سفینۂ حیات کب موت کے گہرے پانیوں میں غرق ہو جائے، کون جانتا ہے کہ عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن ہستی اجڑ جائے اور ہمارے دلوں میں آباد آرزوؤں کے سینکڑوں محل منہدم ہو جائیں۔

اے فرزندان توحید! اگر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں آقائے نامدار کی پہچان چاہتے ہو تو ختم نبوت کے لئے کام کرو۔ اگر حشر کی خوفناک و ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر کی شفاعت چاہتے ہو تو تخت ختم نبوت کی پاسبانی کرو۔ اگر ساقی کوثر کے ہاتھوں جام کوثر پینا چاہتے ہو تو تاج ختم نبوت کی نگہبانی کرو اگر حشر کی وحشتناک گرمی میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی کملی کا ٹھنڈا سایہ چاہتے ہو تو ختم نبوت کے کام کو سنبھالو تاکہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تاج ختم نبوت کی نگہبانی و پاسبانی کرنے قادیانیوں کو شکست فاش دینے اور ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

(ماخذ تعارف قادیانیت)

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے، تعمیراتی سامان مثلاً سریہ، سیمنٹ، مارل اور نقد عطیات کے ذریعہ صاحب خیر حضرات کے لئے جنت میں محل خریدنے کا بہترین موقعہ

رابطہ کے لئے

مسجد دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

فون نمبر ۶۵ء مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۶۴۳

قادیانی کافر کیوں؟

ماجد اقبال چوہدری - ارشاد

انیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں جب مغربی استعمار اسلامی ممالک کو اپنی گرفت میں لے چکا تو سید جمال الدین افغانی، مفتی عبدہ، سنوسی اور حضرت شیخ الہندؒ وغیرہم نے مسلم ممالک میں باہمی ربط و اتحاد پیدا کرنے کے لئے اور انہیں سامراجیوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے پان اسلامک تحریک شروع کی۔ جس سے سامراجیوں کو خطرہ پیدا ہوا کہ اتحاد کی یہ تحریک کہیں جہاد کی صورت اختیار نہ کرلے۔ اس لئے انہوں نے اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے مختلف ممالک میں ایسے گروہ پیدا کئے جو اسلام کا لیبل لگا کر اسلام کے پرخچے اڑاتے رہیں۔ اسی غرض کے لئے ایران میں بابی اور بہائی ٹولے پیدا کئے گئے۔ ہندوستان میں قادیانی اور نیچری گروہوں سے یہ کام لیا جانے لگا۔ قادیانی ٹولے کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے جہاد کو منسوخ کر دیا اور غلام احمد پرویز نے مجدد دین بن کر حدیث رسول کا انکار اور تمسخر اڑایا۔ اس طرح یہ ٹولے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر کے انگریزی حکومت کی حمایت اور تائید کرتے رہے۔

مرزائی ٹولے کا بانی مالیخولیا (HYSTERIA) اور مراق (HYPOCHONDRIA) کا ایک مریض غلام احمد قادیانی تھا۔ جوں جوں اس کا مراق اور مالیخولیا بڑھتا گیا، وہ دعوے پہ دعویٰ کرتا گیا۔ سب سے پہلے اس نے مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے بعد تخت نبوت پر قبضہ کا اعلان کیا۔ پھر تخت نبوت سے تخت الوہیت پر چھلانگ لگائی، بعد ازاں اس نے دعویٰ کیا کہ:

"میں خدا کا باپ ہوں" (حقیقۃ الوحی ص...)

مرزا غلام احمد قادیانی نے (نعوذ باللہ) خدا کا باپ بننے کے بعد قرآن پاک میں لفظی و معنوی تحریف (ہیرا پھیری) شروع کر دی۔ کہیں قرآنی آیات کے معانی بدل دیئے، کہیں قرآنی آیات میں رد و بدل شروع کر دیا۔ یہودیوں نے اپنے خلاف آیات حذف کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ قادیانیوں نے آیات مبارکہ میں نئے طریق سے تحریف لفظی اور معنوی کا دروازہ کھولا۔

مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف میں سب سے زیادہ زور فریضہ جہاد کی تنسیخ پر دیا اور ایک نظم میں اعلان کیا:

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اس نے حکومت برطانیہ کو یقین دلایا کہ (یہی) وہ فرقہ احمدیہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد جیسی "بیہودہ رسم" کو اٹھا دے۔

اس طرح مرزائیت بلاد اسلامیہ کے لئے ایک ناسور بن گئی اور قادیانی مار آستین بن گئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزائیت کوئی مذہبی تحریک نہیں بلکہ اسلام کو کھوکھلا کرنے کی ایک منظم سازش ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی یہودیوں کے انداز پر مرزائیت کا فروغ چاہتے تھے، اور اسی غرض کے لئے مرزا کے سب جانشین بدستور کوشاں چلے آ رہے ہیں۔ انگریزوں کی پشت پناہی کی بدولت ان کے عہد حکومت میں ہی مرزائی حکومت کے کلیدی عہدوں پر قابض ہو چکے تھے۔ یہ شروع ہی سے قیام پاکستان کے مخالف اور اکھنڈ بھارت کے حامی تھے۔ قادیانی جس غرض کے لئے اکھنڈ ہندوستان چاہتے تھے اس پر جسٹس منیر انکوائری رپورٹ میں بایں الفاظ روشنی ڈالی گئی ہے:۔

"جب تقسیم ملک کے ذریعے مسلمانوں کے نئے علیحدہ وطن کے امکانات افق پر پہلے سے روشن ہو رہے تھے۔ احمدی (قادیانی) مستقبل کے تصور سے پریشان تھے۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء کے آغاز تک ان کی بعض تحریروں سے منکشف ہوتا ہے کہ وہ برطانیہ کے جانشین بننے کے خواب دیکھ رہے تھے۔"

انگریز پاکستان بننے کے بعد بھی اپنے اس خود کاشتہ پودے کا تحفظ اور نشوونما چاہتا تھا، اسی لئے انگریز گورنر پنجاب نے ربوہ میں ان کی چھاؤنی قائم کرائی اور حکومت برطانیہ کے اصرار پر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کو مقرر کیا گیا۔ اس نے اپنے سات سالہ دور وزارت میں پاکستان کے بیرونی سفارت خانوں میں چن چن کر قادیانی بھیجے جو پاکستان کے خرچ پر قادیانی مشن کے لئے کام کرتے تھے یہاں تک کہ اسلام دشمن اسرائیل کے اندر تل ابیب اور حیفہ میں قادیانی مراکز قائم ہو گئے۔ نیز قادیانیوں نے پاکستان کے اندر صنعتی اداروں اور سرکاری محکموں پر بھی اپنی اجارہ داری قائم کرلی اور مرزائیت کی تبلیغ کے لئے ہر طرح کا حربہ استعمال کیا جانے لگا۔

تبلیغی میدان میں عیسائیوں کے بعد قادیانیوں کا نمبر آتا ہے۔ ہر قادیانی اپنے باطل مذہب کی اشاعت و تبلیغ کے لئے اپنی آمدنی سے کم از کم ۱/۱۰ چندہ دیتا ہے، ان میں ایک بڑی تعداد ایسے اشخاص کی ہے جو اپنی آمدنی کا بڑا حصہ اور بعد وفات اپنی جائیداد کا بڑا حصہ بطور چندہ دیتے ہیں۔

الغرض قادیانیت وہ باطل مذہب ہے جو اپنے ناپاک اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ قادیانیت برطانوی استعمار کی پروردہ ہے اور اس کے زیر سایہ سرگرم عمل ہے۔ قادیانیوں نے امت مسلمہ کے مفادات سے ہمیشہ غداری کی ہے اور استعمار اور صیہونیت سے مل کر اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کیا ہے۔ اور یہ طاقتیں بنیادی اسلامی عقائد میں تحریف

باقی صفحہ ۳۰ پر

ہم بھی غیرت ایمانی رکھتے ہیں

میں ہفت روزہ ختم نبوت میں اکثر پنجاب اور دیگر علاقوں کے بارے میں پڑھتا تھا کہ وہاں کے لوگوں نے غیرت ایمانی کا ثبوت دے کر قادیانیوں کو فلاں جگہ سے نکال دیا۔ قادیانیوں کا بائیکاٹ کر کے ان کو مارا پیٹا۔ اور خاص طور سے قادیانی کمپنی (شیزان) کا بائیکاٹ کیا۔

لیکن آج تک میں نے اس رسالہ میں کراچی کے مسلمانوں کے بارے میں نہیں پڑھا۔ جس کا مجھے افسوس بھی تھا اور درد بھی تھا۔ لیکن آج میرے سامنے دو واقعے پیش آئے جنہیں میں دیکھ کر بے حد خوش ہوا کہ کراچی کے عوام بھی غیرت ایمانی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ بھائیں کر:۔

ہمارے محلے میں ایک دکاندار (شیزان کی بوتلوں) کا ایک کریٹ لے آیا اور اتفاق سے اسی دن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر سے شیزان کے بائیکاٹ کے پوسٹر لے آیا اور مسجد کے باہر کے علاوہ کئی جگہوں پر چسپاں کر دیئے جب مجھے دکاندار کا معلوم ہوا تو میں اس کے پاس گیا اور کہا کہ مسلمان تو شیزان کمپنی کا مکمل بائیکاٹ کر رہے ہیں اور آپ شیزان کی پوری کریٹ بیچنے کے لیے لے آئے ہیں

دوکاندار نے کہا، بھائی مجھے تو کچھ معلوم نہیں آپ لوگ کیوں بائیکاٹ کر رہے ہیں؟

میں نے کہا، بھائی شیزان کمپنی قادیانیوں کی ہے اور قادیانی مرزا غلام قادیانی کو نبی مانتے ہیں جبکہ مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اپنے آپ کو ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کہا اور ہمارے پیغمبر خاتم النبیین کی عزت نفس پر حملے کیے اور نہایت توہین آمیز کلمات کہے انبیاء کرام اور صحابہ کرامؓ کے متعلق نہایت گندی زبان استعمال کی مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد اور خنزیر کی اولاد کہا ہے۔

اور یہ سب باتیں ان کی لٹریچروں میں تحریر ہوتی ہیں اور یہ لٹریچر وہ شائع کر کے مسلمانوں میں تقسیم کرتے ہیں ان لٹریچروں پر جو خرچ آتا ہے وہ خرچ یہ اپنے شیزان کمپنی سے پورا کرتے ہیں۔

اور ہم مسلمان ہو کر قادیانیوں سے شیزان کی بوتلیں خریدتے ہیں۔ جس کا ایک مطلب یہ ہوا کہ ہم بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے میں قادیانیوں کے برابر کے شریک ہیں (نعوذ باللہ)

پھر میں نے اس دکاندار سے کہا کہ:۔

کیا آپ یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ایک دھوکہ باز دغاباز فریبی کانا دجال ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرے اور تمام مسلمانوں کی تذلیل کرے

اس پر دوکاندار نے کہا کہ بالکل نہیں یہ تو کوئی ذرہ برابر ایمان رکھنے والا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے پتہ نہیں تھا، یہ کہہ کر دوکاندار نے اسی وقت شیزان کا پیک شدہ کریٹ دکان سے نکال لیا۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ہمارے ایک تبلیغی بھائی راستہ پر گزر رہے تھے کہ سامنے سے دو بھائی شیزان کی دو بوتلیں اٹھائے آ رہے تھے۔ ہمارے تبلیغی بھائی نے انہیں روکا، اور ان سے کہا کہ آپ یہ بوتلیں واپس کر کے آجائیں اس پر انہوں نے کہ کیوں کوئی خاص بات ہے؟

تو ہمارے تبلیغی بھائی نے مکمل قادیانی فتنہ اور شیزان کی کارکردگی سے آگاہ کیا۔

تو دونوں غیرت مند بھائیوں نے شیزان کی دونوں بوتلیں اسی وقت واپس کر دیں اور آئندہ شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو غیرت ایمانی کا یہ جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

ایک خواب

ٹھو مرزا ٹھو، ٹھو مرزا ٹھو

مکہ مکرمہ سے الحاج محمد اقبال لون سیال کوٹی کا مکتوب

جناب من! امید ہے کہ مزاج گرامی بفضل تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔

جناب کی خدمت میں عرض ہے کہ میں کاروباری سلسلہ میں مکۃ المکرمہ میں رہتا ہوں، میرے بھائی صاحب جو کہ مکۃ المکرمہ کے مشہور دینی مدرسہ صولتیہ میں استاد ہیں جن کا اسم گرامی مولانا سعید احمد عنایت اللہ ہے کے پاس آپ کا رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے آتا ہے اور میں باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور اس مقدس رسالہ کا مطالعہ کرنے سے دل منور ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے راقم الحروف کو ایک ایسا خواب آیا جس کا ذکر کرنا بڑا لازم بنتا ہے وہ یہ کہ میں ایک بہت بڑے میدان میں کھڑا ہوں اور میرے ساتھ چند دیگر ساتھی بھی کھڑے ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان ہے جو کہ پہاڑوں کے درمیان میں ہے اور اس میدان میں تانبے کی مانند سرخ آگ کے شعلے سمندر کے پانی کی طرح موجیں مار رہے ہیں۔ چنانچہ میں یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جو کہ میرے ساتھ کھڑے ہیں... مخاطب ہو کر کہہ رہا ہوں دیکھو وہاں آگ بھڑک رہی ہے اور لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ اسی اثنا میں ایک نہایت طویل القامت نوجوان جو کہ سفید رنگ کے لباس میں ملبوس تھا آیا اور ہم سے کہنے لگا یہ آگ نہیں بلکہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ ہے جس نے نبوت، رسالت کا دعویٰ کیا تھا، یہ سن کر ہم سب ساتھی ٹھو مرزا قادیانی ٹھو مرزا قادیانی کرنے لگے اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں تمام قادیانیوں سے کہتا ہوں کہ یہ میرا خواب بالکل حقیقت ہے اور میں تمام گستاخ رسول قادیانیوں کو جو مرزا غلام لعنۃ اللہ علیہ کو نبی مانتے

باقی صفحہ ۳۰ پر

بزمِ ختم نبوت

امن اور بھائی چارہ

ثریا انجم مانسہرہ ہزارہ

اسلام امن اور بھائی چارے کا مذہب ہے یہ کسی کا سے کینہ نہیں سکھاتا یہ سب کے ساتھ وفاداری برتنے پر یقین رکھتا ہے اسلام اپنے ماننے والوں کو فتنہ و فساد اور بغض و فساد سے دور رکھنا چاہتا ہے مدینے کے دو مشہور قبیلوں کے درمیان آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں آپ نے ان میں صلح کرا دی اور وہ بھائیوں کی طرح مل جل کر رہنے لگے مسلمان نے کسی کے خلاف اس وقت تک ہتھیار نہ اٹھائے جب تک اس کے ان بنیادی حقوق کو سلب کرنے کی کوشش نہیں کی گئی جو اسے خدا کی طرف سے عطا ہوئے اس میں البتہ جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن جب دشمن مغلوب ہو جائے تو لڑائی سے ہاتھ کھینچ لے مدینے میں جو لوگ قیدی بن کر آتے ان کے ساتھ انسانی سلوک روا رکھا جاتا اور کسی قسم کی سختی یا زیادتی نہیں کی جاتی تھی اصل بات یہ ہے کہ ہمارے نبی اکرمؐ نے اسلامی تعلیمات کو صرف عبادات تک اور تبلیغ دین کو وعظ و نصیحت تک محدود نہ رکھا بلکہ ایک ایسا مثالی معاشرہ قائم کرنے میں کوشاں رہے جس میں والدین کے حقوق۔ پڑوسیوں سے حسن سلوک اور بیوی بچوں کے ساتھ شفقت و محبت سے لے کر صلح و جنگ تک کی راہیں امت مسلمہ کے لئے متعین کر دی گئیں۔

چند تجاویز

بابو خلیل کوہاٹی

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے زیر مطالعہ ہے آپ کی جدوجہد قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی طرح دین مبین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے (آمین) میں چند گزارشات آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں ہر مسلمان اسلام کا ایک ادنیٰ سپاہی ہے اور ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہے آواز حق دے کر آزما لیجئے سر بکفن پاؤ گے جناب والا اگر اس ملک میں جگہ جگہ (محلے محلے) نوجوانوں کو قادیانیوں کے مذموم عقائد سے باخبر کیا جاوے اور ہر محلے میں جہاد کمیٹی کے نام سے کمیٹیاں قائم کی جاویں تاکہ جس محلے میں اور جس پلازہ میں قادیانی رہائش رکھتے ہوں ان پر نظر رکھی جاوے اور ان کی حرکات و سکنات نوٹ کی جاتی رہیں اور ہر اسلام کے خلاف حرکت پر بروقت سرزنش کی جاتی ہے اور یہ بھی وقتاً فوقتاً یاد دلایا جائے کہ قادیانی ایک غیر مسلم اقلیت سے زیادہ کی کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ اور اگر اس کے بعد بھی وہ اپنے مذموم اور گندے خیالات سے باز نہ رہے تو جہاد کمیٹی کو حرکت میں آجانا چاہئے

نمبر ۲۔ ہر محلے اور ہر پلازہ میں قادیانیوں کا بائیکاٹ کیا جاوے۔ اور ان مرتدوں کے ساتھ کسی قسم کا لین دین نہ رکھا جاوے۔ اور جو بھی مسلم ان کے ساتھ لین دین رکھے اسے بھی ان کے صف میں شمار کیا جائے۔

نمبر ۳۔ حکومت سے مطالبہ کیا جاوے کہ غازی علم الدین شہیدؒ کی برسی پورے ملک میں نہایت شان و شوکت سے منائی جاوے۔ اور برسی کے موقع پر غازی علم الدین شہیدؒ کے لئے فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والے کریں۔

جان نثاری خاتم النبیینؐ اب بھی ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

نمبر ۴۔ مہاجر اور پٹھانوں کو لڑانے والے یہی مرتد ہیں۔ دونوں قوموں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ اور باہم صلح اور اتفاق کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ دونوں قومیں بعد میں پچھتائیں گی اور پھر کچھ بھی نہ ہوگا۔

دے والہ میں شیزان کا بائیکاٹ

ساجد دے والہ .... بھکر

الحمد للہ ہمارے شہر میں پچھلے سال سے ہی بائیکاٹ ہے۔ اگر کوئی آدمی چوری چھپے کسی لالچ کی بنا پر شیزان کی مصنوعات شہر میں داخل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو یہاں کے عوام اسے ایسا دیکھتے ہیں جیسے شراب۔ ایسا ہی ایک واقعہ یہاں فرزند علی دودھ دہی کی لسی والے کے ساتھ پیش آیا۔ شیزان کے ٹھیکیدار نے اسے ہر قسم کا لالچ دیتے ہوئے کہا کہ شیزان نصف مرزائی اور نصف مسلمانوں کی فیکٹری ہے۔ لہٰذا آپ کو خیال رکھنا چاہئے۔ فرزند علی نے جرأت سے کہا کہ جب تمام مرزائی فیکٹری سے نکل جائیں گے اور تحفظ ختم نبوت کی تصدیق ہو جائے گی تو مال رکھ لیا جائے گا ورنہ یہاں سے نکل جاؤ شیزان والے اس کی دکان سے دم دبا کر بھاگے اور دے والہ میں داخل نہ ہوئے۔

ہمیں شدت سے انتظار رہتا ہے

عطاء الرحمٰن انجم، ضیاء الاسلام ۔ بھیر کنڈ۔ مانسہرہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کا رسالہ ختم نبوت ہمارے ہاں پہنچنے لگا ہے۔ جب سے یہ رسالہ ہمارے تھم

تک پہنچتا ہے تو اس کے بعد ہر ہفتہ بڑی شدت سے انتظار رہتی ہے، جیسے پیاس لگی ہوئی ہو۔ یعنی یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے موت کا پیغام ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند العزت اس رسالہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

شیزان چھوڑ دی

محمود اقبال ۔ لبھی بڑالی خوشاب

رسالہ ختم نبوت کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، مجھے یہ رسالہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ میں نے اور میرے دوستوں نے شیزان چھوڑ دی۔ اور اس کے خلاف جہاد کر رہے ہیں کیونکہ رسالہ پڑھ کر علم ہوا کہ یہ تو پکے کافر ہیں۔

سروے دلچسپ ہے

عبداللطیف مغل ۔ نمائندہ ختم نبوت۔۔۔ خانپور

آپ نے جو یہ دلچسپ سروے شروع کیا ہے بہت اچھا ہے۔ شاید کبھی ہمارے حکمراں صدر صاحب کی نظر سے بھی یہ سرخی گذر جائے اور انھیں بھی غیرت آجائے کیونکہ کہتے تو وہ بھی اپنے آپ کو بہت بڑا مسلمان ہیں اور پھر یہ بھی کہاوت مشہور ہے کہ صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔

یورپ میں رسالہ کی اشد ضرورت تھی

حکیم محمد شریف دواخانہ اشرفیہ ۔ منڈی بہاء الدین

احقر رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کرتا رہتا ہے، اس کے مضامین نہایت مہذب اور قلبی مسرت کا باعث ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں جبکہ سرور دو جہاں، امام الانبیاء والمرسلین کی ختم نبوت جو کہ ہمارے عقیدے کی اساس اور بنیاد ہے کا تحفظ کرتے ہیں۔

یہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اور خصوصاً یورپ میں اس کی اشد ضرورت تھی۔ بحمد اللہ اہل یورپ کو اس رسالہ نے متنبہ کر دیا ہے کہ جھوٹے نبی کے چیلوں سے بچو اور اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ احقر دعا کرتا ہے کہ رب العزت زیادہ سے زیادہ ان اراکین کو توفیق عنایت فرمائے جو رسالہ کو چلا رہے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

میں نے سودا ٹھکرا دیا

محمد طیب بیٹیز۔ فیصل آباد

رسالہ ختم نبوت بڑے شوق سے پڑھتا ہوں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی متوجہ کرتا ہوں۔ میں پینٹنگ کا کام کرتا ہوں مجھے مرزائیوں سے بہت نفرت ہے، میں نے اپنی دوکان پر مرزائیوں کا داخلہ بند کر رکھا ہے اور مرزائیوں کے متعلق نعرے وغیرہ لکھ رکھے ہیں، کچھ عرصہ پہلے میری دوکان پر کچھ آدمی آئے انھوں نے کہا ہم نے کچھ بورڈ بنوانے ہیں۔ میں نے انھیں بٹھایا اور چائے بھی پلائی۔ انھوں نے تقریباً تین چار ہزار روپے کا آرڈر دیا جب مضمون بورڈ کے اوپر لکھو دینے اور تمام کارروائی مکمل ہو گئی تو شاید ان کی نگاہ اس وقت کسی تحریر پر پڑ گئی جو مرزائیوں کے خلاف دوکان میں لکھی ہوئی تھیں۔ کہنے لگے یہ ربوہ کی پارٹی ہے آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ مرزائیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہم مرزائی ہیں۔ میں نے اسی وقت وہ کاغذ پھاڑ دیئے اور ان سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ خدا کی قسم یہ تو تین چار ہزار کی بات ہے اگر تین چار لاکھ کی بات ہوتی تو ٹھوکر مار دیتا۔

میری دعا ہے کہ اللہ پاک ہر مسلمان کو مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنے کی توفیق دے۔

شیزان کا بائیکاٹ

سید عتیق مہتاب ہمدانی چک سیوڑا لا ۔ کہاکھوہ

کہاکھوہ کے نزدیک چک نمبر ۱۵ R ۔ و سیوڑا لا کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن حضرت مولانا سید مہتاب شاہ ہمدانی خلیفہ مجاز سید خورشید احمد ہمدانی نے خطبہ جمعہ دیا۔ اور انھوں نے اپیل کی کہ شیزان قادیانی فیکٹری ہے، اس لئے اس کے عام مشروبات کا بائیکاٹ کیا جائے تو مسجد میں بیٹھے چار سو آدمیوں نے ہاتھ بلند کر کے وعدہ کیا کہ آئندہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔ میری تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ فرما کر گستاخانِ رسول کی فیکٹری کو ناکام کر دیا جائے۔

اگر میں صدر مملکت ہوتا۔۔۔

رپورٹ: شیخ محمد شفیق ۔۔۔ شاہکوٹ، رسالپ

(۱) حاشر کرم الٰہی صاحب فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ مجھے اس منصب پر فائز فرماتے تو میں ان بے دینوں کو پہلے اکٹھا کر کے ان کو دعوت اسلام دیتا۔ اگر یہ مان جاتے تو یہ ان کے لئے بھی بہتر ہوتا اور میرے لئے بھی۔ اگر یہ پھر بھی نہ مانتے تو ان کو وہ سزا دیتا کہ یہ آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی بتا جاتے کہ مرزا قادیانی کو نہ ماننا۔ میں ان کی تمام قادیانی تنظیموں پر پابندی لگا دیتا اور ہر طرف ختم نبوت کی پہلے سے زیادہ تشہیر کراتا اور لوگوں کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتا، تمام کلیدی آسامیوں پر سے ان کافروں کو ہٹا دیتا، ان کے علیحدہ محلے بنواتا تاکہ یہ مسلمان محلوں میں رہ کر ان کو گمراہ نہ کر سکیں۔

(۲) چوہدری محمد دین صاحب فرماتے ہیں: اگر میں واقعی صدر بن جاتا تو میں ختم نبوت کے صدقے اپنی تمام قوت بروئے کار لاتے ہوئے سنت صدیقی پر عمل کرتا اور اس فتنے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتا۔

(۳) حاجی محمد حفیظ صاحب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی چیز بعید نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں کہ ہم اسلام کی راہ میں اپنی جانیں، اپنا مال قربان کریں۔ قادیانیوں کے خلاف کام کرنے میں ہمیں اللہ تعالیٰ ہمت دیں ہم صدر مملکت نہ ہونے کے باوجود بھی اس فتنے کے

باقی صفحہ ۱۱ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء وطالبات کا صفحہ

مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ

مرسلہ: محمد عبدالولی ---- دوڑ۔ نواب شاہ

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ایک بہت بڑے عالم دین اور ایک معتدل خطیب تھے، ہر بات ناپ تول کر کیا کرتے تھے آپ نے دار المبلغین قائم کرکے قادیانیت کیلئے ایک شکنجہ تیار کیا، تمام اضلاع میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر قائم کئے، کوئی پچاس سے زائد کل وقتی مبلغ تیار کئے جو مرکزی دفتر سے معمولی مشاہرہ لے کر اپنے فرائض انجام دیتے اس نظام نے قادیانیت کی سرکوبی احسن طریقہ سے انجام دی دار المبلغین نے سینکڑوں مبلغ ومناظر پیدا کئے، انہوں نے پاکستان کے علاوہ ملک سے باہر افریقہ ممالک عرب ریاستوں میں قادیانیت کا گھراؤ کیا، دار المبلغین میں ہندوستان برما، مارشش فجی تھائی لینڈ اور افریقی ممالک کے علماء نے آکر رد قادیانیت اور ردِ مرزائیت کی تعلیم حاصل کی، پھر اپنے ممالک جاکر قادیانیت کا تعاقب کیا۔ یہ سب مولانا محمد علی جالندھریؒ کی دن رات محنتوں کا اعجاز تھا، حقیقت یہ ہے کہ آپ نے تائید ایزدی کے بل پر مجلس کو ایک طاقتور تنظیم بنادیا تھا، اس کا مرکزی دفتر ملتان میں خریدا گیا، جوابی لٹریچر تیار کئے اور ان تمام مقدمات کے اخراجات جو دار المبلغین کے خلاف قائم کئے جاتے مجلس کے ذمہ ہوتے ہیں۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ کا وجود مرزائیت کے لئے درّہ عمر کا وجود رکھتا تھا، آپ نے مجلس کے لئے لاکھوں روپے جمع کئے، خود بھی مشاہرہ لیتے تھے، لیکن جب ۱۹۷۱ء میں آپ کا انتقال ہوا تو آپ کی یادداشتوں میں سے ایک تحریر برآمد ہوئی، جس میں لکھا تھا کہ آج تک جو مشاہرہ کی رقم مجلس سے حاصل کی ہے وہ فلاں جگہ فلاں صندوق میں پڑی ہے وہاں سے لے لی جائے، ایسے اجلی سیرت کے انسانوں نے ہی مجلس کا چراغ روشن رکھا، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو ایسے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محنت کا نتیجہ

شبیر احمد بودلہ ---- شجاع آباد

مانا کہ محنت سے بھی آدمی تھک جاتا ہے اور کاہلی سے بھی۔ مگر محنت کا نتیجہ صحت و دولت ہے اور کاہلی کا بیماری وافلاس۔ کیونکہ چلنے والا پانی چمکتا ہے اور ٹھہرا ہوا پانی سڑجاتا ہے، مفلس وہ شخص نہیں جس کے پاس کچھ نہیں بلکہ دراصل مفلس وہ ہے جو کام نہیں کرتا یا کر نہیں سکتا۔

شراب خانہ خراب

شاہد انجم ---- شجاع آباد

شراب خانہ وہ جگہ ہے جہاں دیوانگی اور بربادی بوتلوں میں فروخت کی جاتی ہے، شراب روپے کی بربادی سے شروع ہوتی ہے اور عزت وعقل اور جان کی بربادی پر اس کا خاتمہ ہے۔

انسان کی عادت

حافظ دوست محمد مزاری ... خان پور

انسان کی عادتوں کی شناخت کے تین درجے ہیں۔ عقلمند لوگ رفتار ہی سے کسی انسان کی خصلت کا اندازہ لگا لیتے ہیں، ان سے کم عقل گفتار سے اور بیوقوف کردار سے نیکی، بدی کا نتیجہ نکالتے ہیں۔

راستے کا حق

محمد ریاض اعوان ———— ماڑی خان خیل

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستے میں بیٹھنے سے بچو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تمہارے لئے یہ مجلسیں ضروری ہیں تو راستہ کا اس کا حق دو، انھوں نے کہا: راستہ کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

(۱) نگاہیں نیچی رکھنا (۲) تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹادینا (۳) سلام کا جواب دینا (۴) نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا (بخاری ومسلم)

مدینۂ منورہ کے چند نام

سید یوسف مہتاب .... ہمدانی

ابن حجر مکیؒ لکھتے ہیں کہ مدینۂ منورہ کے ہزار نام ہیں، ان میں سے ہم چند ذکر کرتے ہیں (۱) مدینۂ منورہ (۲) ارض اللہ (۳) ارض الہجرۃ (۴) مارّہ (۵) برّہ (۶) بلد (۷) حبیبہ (۸) دار الایمان (۹) دار السلامہ (۱۰) طابہ۔

امیر شریعت کی ظرافت طبع

عمر فاروق ———— سرگودھا

متحدہ ہندوستان کے دماد میں امیر شریعت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اول، آزادی وطن کے ہیرو، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تقریر فرمارہے تھے، مولانا

حبیب الرحمٰن لدھیانوی بھی سٹیج پر تھے، مولانا صاحب نے مزاحیہ انداز میں فرمایا میں تو بلّے شاہ ہوں، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بیٹھے ہیں، یہ آپ کو اچھی طرح سمجھائیں گے۔

نوٹ:۔ بلّے شاہ اور عنایت آرائیں کی محبت کا واقعہ مشہور ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ صاحب بخاریؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن آرائیں تھے، اس لئے یہ لطیف اشارہ فرمایا، جس سے آپ کی ظرافت طبع معلوم ہوتی ہے۔

دلچسپ مکالمہ

میمونہ طاہرہ ——— سرگودھا

ایک دفعہ ایک بچہ بیمار ہوا، اس کے والدین نے مولوی صاحب کو بلا بھیجا اور پھر ڈاکٹر کو بھی بلا بھیجا، مولانا صاحب تشریف لائے اور بچے کو دم کرنے لگے، ڈاکٹر آیا تو بڑی حقارت سے بولا، لفظوں سے تو کوئی ٹھیک نہیں ہو سکتا، ٹھیک تو دوا سے ہو سکتا ہے، یہ سن کر مولانا صاحب نے کہا کہ تم تو نادان ہو، یہ سن کر ڈاکٹر صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا، مٹھیاں بھینچ گئیں، نتھنے پھڑپھڑانے لگے، یہ دیکھ کر مولانا صاحب نے فرمایا میں نے تو صرف نادان ہی کہا اور تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے، تم تو کہتے تھے کہ سب کچھ دوا سے ہوتا ہے، تمہارے پاس کوئی ایسی دوا ہے جس سے یہ حالت ہو جاتی ہے۔

جنت میں کھیتی

عنایت اللہ شاکر ۔۔۔ لودھران

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گاؤں کے رہنے والے ایک صحابی بیٹھے تھے اور آپ یہ بات فرما رہے تھے کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا، خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تو ان بھرپور نعمتوں میں نہیں ہے جو حسب خواہش تجھے ملی ہوئی ہیں، وہ عرض کرے گا کہ ہاں ہے تو سب کچھ وافر مگر میرا دل چاہتا ہے، چنانچہ اس کو اجازت دے دی جائے گی۔ وہ زمین میں بیج ڈالے گا تو پلک جھپکنے سے قبل ہی سبزہ اُگ جائے گا اور بڑھ جائے گا۔ اور کھیت تیار ہو کر کٹ جائے گا اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم کے بیٹے یہ لے تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر گاؤں والے صحابی نے عرض کیا کہ خدا کی قسم وہ شخص قریشی یا انصاری ہوگا اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں، ہمارا پیشہ تو زراعت نہیں ہے، بھلا ہم کیوں ایسی درخواست کرنے لگے، یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی۔

بادشاہ اور فقیر

محمد عمر فاروقی ——— بہاولنگر

محمود غزنوی کسی ضروری کام کے لئے باہر نکلا، ایک جگہ سے گذر ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک فقیر تنور کے قریب لیٹا ہوا ہے، اس قدر شدید سردی میں کھلے آسمان کے نیچے اس طرح سے فقیر کا لیٹنا اس کے لئے باعث حیرانی ہوا، لیکن اپنے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ اس بات کو بھول گیا، جب صبح ہوئی تو بادشاہ کو فقیر کا سردی میں تنور کے پاس سونا یاد آ گیا، ایک خادم کے ذریعے فقیر کو بلایا۔ جب فقیر دربار میں حاضر ہوا تو محمود نے پوچھا بابا! میں نے رات آپ کو تنور کے پاس سوتے ہوئے دیکھا تھا، حالانکہ شدید سردی تھی، بتاؤ رات کیسے گذری! فقیر نے نہایت بے تکلفی سے جواب دیا، محمود! آدھی رات تمہاری طرح گذری اور آدھی تم سے بہتر گذری۔ محمود غزنوی یہ سن کر بہت حیران ہوا اور کہا بابا جی! آپ اپنی بات واضح کریں، میری سمجھ میں نہیں آئی، فقیر نے جواب دیا، بات یہ

باقی صفحہ ۹ پر

مرزا قادیانی ایک نظر میں

جمال عبدالناصر - مدرسہ خورشید العلوم - کچاکھوہ

عورت نبی نہیں ہو سکتی	مرزا کہتا ہے: میں مریم ہوں
نبی شاعر نہیں ہوتا	مرزا ٹوٹا پھوٹا شاعر بھی تھا۔
نبی مصنف نہیں ہوتا	مرزا تقریباً ۸۳ کتابوں کا مصنف ہے۔
نبی عقل اور حافظہ میں کامل ہوتا ہے	مرزا کے ہاں ان دونوں چیزوں کا فقدان ہے۔
نبی کامل الاخلاق ہوتا ہے۔	مرزا کی گالیاں ایسی ہیں کہ مسلمانوں کے مرد کتے، خنزیر ہوا، اور عورتیں کتیاں ہیں۔
نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔	مرزا کے استاد فضل احمد، فضل الٰہی اور گل علی شاہ اور غلام مرتضیٰ تھے۔
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئ نبوت باطل ہے۔	مرزا مدعی نبوت ہے۔
نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتے	مرزا نے تیسرے درجہ کی نوکری کی ہے
نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے	مرزا لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا
نبی کی کوئی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی	مرزا کی سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔

پیر محل میں دو قادیانی گرفتار

۲۰ جون ۱۹۸۸ء کے نوائے وقت لاہور نے اپنے نامہ نگار کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ پیر محل کی مختلف تنظیموں کے احتجاج پر مقامی پولیس نے شہر کے دو قادیانی سعید اور مقصود جنہوں نے اپنی دکانوں پر مرزا غلام احمد کی تصویروں کے ساتھ کلمہ طیبہ کے بورڈ آویزاں کر رکھے تھے گرفتار کر کے ان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸/سی کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

قادیانی لڑکے امتحان میں کیسے پاس ہوتے ہیں

نواب شاہ (رپورٹ شاہ نواز رند مہران یونیورسٹی نواب شاہ) پٹیل کالج نواب شاہ کے پرنسپل عبدالقادر ڈاہری (قادیانی) کا بھتیجا اور عبدالرحمان ڈاہری (قادیانی) کا بیٹا عبدالقدوس ڈاہری جو گورنمنٹ کالج نواب شاہ میں پڑھتا ہے نے اس سال انٹر سائنس کا امتحان مذکورہ کالج سے دیا۔ ایک زبردست سازش کے تحت ختم نبوت کے کارکن عبداللہ رند جو خود بھی وہیں سے امتحان دے رہے تھے قادیانی مذکور نے ان (عبداللہ رند) کی کاپی پر اپنا نمبر لگا دیا۔ اور اپنی کاپی پر انکا نمبر لکھ دیا۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ ریاضی کے پیپر کے موقع پر پیش آیا۔ عبدالقدوس ڈاہری کو پکڑ لیا گیا تو اس نے اعترافِ جرم کر لیا۔ گورنمنٹ کالج کے پرنسپل نے حیدرآباد بورڈ کے چیئرمین کو ایک لیٹر نمبر ۸۸۔۱۹۸۷/۲۹/۸۸۸E کے ذریعے مطلع کر دیا ہے یاد رہے کہ قادیانی لوگ ملک کے گوشے گوشے میں موجود ہیں۔ اور بورڈ آفس حیدرآباد میں بھی ان کے کارندے موجود ہیں۔ ہمیں خدشہ ہے کہ ڈاک کے ذریعے بھیجے ہوئے اس لیٹر کو گم کر دیں۔ ختم نبوت فورس انتظامیہ کو خبردار کرتی ہے کہ اگر اس قادیانی لڑکے عبدالقدوس ڈاہری کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا تو خطرناک نتائج برآمد ہونگے۔

سیدوالہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

انجمن تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں حاجی عبدالحمید رحمانی کی زیر صدارت عظیم الشان پہلی سالانہ کانفرنس ہوئی جس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، جناب محمد متین خالد نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض خالد محمود شاہد نے سرانجام دیئے۔ مہمان خصوصی جناب رانا محمد افضل سابق ایم پی اے، رائے محمد اسلم خاں ممبر ضلع کونسل شیخوپورہ، چوہدری محمد امین ایڈووکیٹ تھے جلسہ میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ننکانہ صاحب سے پوری بس آئی۔ جلسہ میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ اور گھروں سے قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ کو محفوظ کیا جائے۔ جلسہ رات ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔

قاری عمر خطاب کو صدمہ

ماہنامہ ندائے دین کراچی کے مدیر قاری عمر خطاب کے والد مرحوم بوستان ۸ جون ۱۹۸۸ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں (اناللہ وانا الیہ راجعون) مرحوم مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے خاص مقتدی اور عقیدت مند تھے ہزاروی صاحب کی تحریکوں میں جانی اور مالی قربانی دیتے رہے۔ مرحوم کی عمر ۹۵ سال تھی۔ قاری عمر خطاب نے تمام احباب سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا کی درخواست کی ہے۔

دو قادیانی گرفتار

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) پولیس تھانہ شمریال نے "ڈنڈلپور کھڑولیاں" کے دو قادیانی بھائیوں عبدالسلام اور عبدالحمید کو گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے ان پر مکتب سکول میں بچوں کو قرآن پڑھانے کا الزام ہے۔

مرزا طاہر کا چیلنج منظور ہے

چیف آرگنائزر ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان محمد صہیب اسلم قریشی ابن مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ انہیں مرزا طاہر احمد قادیانی سربراہ جماعت قادیانیہ کی طرف سے دیا گیا مباہلہ کا چیلنج منظور ہے۔ کیونکہ مباہلہ کا چیلنج پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کو دیا گیا۔ اس لئے انہوں

سرگودھا میں گھومنے والی یہ گاڑی کس کی ہے؟

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) سرگودھا میں ایک سوزوکی گاڑی جس کا نمبر ۳۱۹ ۲۰۳ ہے آج کل سرگودھا شہر میں گھوم رہی ہے جو اشتعال انگیز اور پُر اسرار سرگرمیوں میں مصروف ہے وہ گاڑی کبھی ظفر بک ڈپو اور کبھی شکور بھائی چشمے والے کی دکان کے سامنے کھڑی نظر آتی ہے اکثر سرگودھا اور ربوہ کے درمیان آتے جاتے دیکھی گئی ہے اس گاڑی سے لٹریچر بھی تقسیم ہوتا ہے عام خیال یہ ہے کہ یہ گاڑی سرگودھا جیسے حساس شہر میں جو فضائیہ کا بہت بڑا اڈہ ہے تخریب کاری کی غرض سے آتی ہے۔ یہ گاڑی کس کی ملکیت ہے ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا اگر کسی ختم نبوت کے مجاہد کو اس گاڑی کے بارے میں معلومات ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

● حافظ محمد اکرم طوفانی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فکرو منڈی سرگودھا۔

نے یہ چیلنج قبول کیا ہے اور کہا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی جہاں چاہیں مباحلہ کر لیں میں مباحلے کے لیے تیار ہوں۔ تاہم مرزا طاہر احمد وقت اور تاریخ کا تعین کر لیں۔ اگر یہ مباحلہ ہندوستان قادیان میں ہو تو بہتر ہے۔ تاکہ جہاں سے یہ فتنہ پیدا ہوا ہے وہیں ختم ہو جائے۔ مرزا طاہر احمد کو فرار کا موقعہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ فرار ان کی پرانی عادت ہے۔

زیر اہتمام میٹنگ ہوئی۔ جس میں جنرل سیکرٹری اورنگ زیب، صدر خالد اقبال، سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالباسط اور سرپرست و ناظم اعلیٰ حفیظ الرحمٰن اور قاری عمر خان نے شرکت کی میٹنگ میں تقریباً ۱۰۰ نوجوان شریک ہوئے سب سے پہلے اورنگ زیب نے نوجوانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مرزائیوں کا تعاقب ہم انشاء اللہ ساری دنیا میں کریں گے۔ اس کے بعد پانڈک کے نوجوانوں کی تنظیم بنی جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا صدر، احمد سلطان، سینئر نائب صدر محمد عباس، نائب صدر اول حسرت خان، نائب صدر دوم ندیم احمد، جنرل سیکرٹری شیر افضل، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جمیل احمد، جوائنٹ

کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی

۱۴ ۔ ۱۳

● آج سے ٹھیک چھیانوے سال پہلے لکھی گئی ● ایک صدی بیت جانے کے باوجود اس کے مضامین کی خوبصورتی و حسن استدلال جوں کا توں قائم ہے ● اب یہ اتنی نایاب تھی کہ دفتر ملتان میں اس کا نسخہ موجود نہ تھا ● روزنامہ جنگ لاہور و دیگر رسائل میں اشتہار دیا گیا صرف ایک نسخہ مل سکا ● جس کی فلم لے کر اعلیٰ خوبصورت، دو رنگی طباعت، آفسٹ پیپر انتہائی خوبصورت ٹائٹل سے اسے عالمی مجلس نے اب شائع کر دیا ہے ● مرزا قادیانی بھی گورداسپور کا تھا اور اس کتاب کے مصنف قاضی فضل احمد بھی گورداسپور کے تھے۔ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے کی صحیح تصویر اس کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ مرزا کی زندگی میں شائع ہوئی مگر اس کو جواب کی توفیق نہ ہو سکی ● اس کتاب کے مصنف پولیس انسپکٹر تھے اس لیے انہوں نے مرزا قادیانی کی ذات، جماعت، عقائد، عزائم، علم و عمل کی خوب سے خوب تر تفتیش کی ہے ● یہ کتاب مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم کا مکمل و مدلل جواب ہے ● عالمی مجلس تبلیغی ادارہ ہے کتابوں کی صرف لاگت رقم وصول کی جاتی ہے ● پونے دو سو صفحات کی قیمت صرف پندرہ (۱۵) روپے ہے۔ ● منی آرڈر بھیجئے پر ارسال ہوگی۔

ملنے کا پتہ: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

شہادۃ القرآن

● حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مرحوم نے مرزا قادیانی کو للکارا ● تحریر و تقریر کے ذریعہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ● شہادۃ القرآن دو جلد تحریر کی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا سید انور شاہ کشمیری، مولانا اشرف علی تھانوی نے کتاب کو قابل فخر کارنامہ قرار دیا اور امت کو اس کے پڑھنے کی تلقین کی۔ ● کتاب نایاب ہوگئی، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم سے مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے جماعت کی طرف سے اسے شائع کیا ● لیکن آج پھر نایاب تھی۔ اس کو تلاش کرنا اور اس کے علوم معارف سے فائدہ اٹھانا ایک مشکل مسئلہ ہوگیا ● یہ وہ کتاب ہے جس کا مرزائی آج تک صحیح جواب نہ لکھ پائے۔ حالانکہ یہ کتاب مرزا کی زندگی میں شائع ہوئی مگر وہ اس کا جواب دینے کی جرأت نہ کر سکا ● حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اس سے بہتر علمی کتاب کوئی نہیں ● مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام کا مکمل جواب اس میں آگیا ہے ● عالمی مجلس نے محض تبلیغی نقطہ نظر سے اصل لاگت پر اس کو تقسیم کرنے کا پھر بیڑہ اٹھایا ہے ● دونوں حصے مکمل پونے چار سو صفحات، آفسٹ پیپر، خوبصورت طباعت اصل لاگت صرف ۱۸/ روپے بھیج کر آج ہی کتاب حاصل کریں۔ وی۔ پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

گورنمنٹ ڈگری کالج ہری پور میں ہنگامی اجلاس

ہری پور (نمائندہ ختم نبوت) پچھلے دنوں جب انجمن شبان ختم نبوت ڈگری کالج ہری پور کے جنرل سیکرٹری کو پتہ چلا کہ فرسٹ ائیر کا ایک مرزائی لڑکا رافع اپنے غلط مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے تو انہوں نے ایک ہنگامی میٹنگ ہوٹل پر بلائی۔ سب سے پہلے تلاوت ہوئی اس کے بعد عبدالباسط عمر (آفس سیکرٹری) کا بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں جاگو ابھی بھی وقت ہے اٹھو اور اپنے اور اپنے پاک نبی کے دشمنوں کو پہچانو اور ان کو کیفر کردار تک پہنچاؤ۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری افتخار کا بیان ہوا۔ پھر خالد (فورتھ ائیر) نے کہا کہ ہم کو ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ پھر اورنگ زیب منگل کا بیان ہوا۔ آخر میں جناب حفیظ الرحمٰن صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم ان مرزائیوں کو قطعاً اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ نہیں کرنے دیں گے۔ آخر میں فیصلہ ہوا کہ اس لڑکے رافع کے خلاف عدالت میں دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت کیس کیا جائے۔ ۲۹۸/سی کے تحت کوئی مرزائی پاکستان کے اندر اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتا۔

انجمن شبان ختم نبوت پانڈک ہری پور کا قیام

گزشتہ دنوں پانڈک کے غیور نوجوانوں کے اصرار پر پانڈک میں شبان ختم نبوت ڈی اینڈ ٹی کالونی کے

اخبار ختم نبوت

سیکرٹری کا جاوید، رابطہ سیکرٹری رستم خان، رابطہ سیکرٹری دوم احسان اللہ، سیکرٹری نشر و اشاعت سعید، آفس سیکرٹری حفیظ الحق، کمیشن سیکرٹری وحید ملک۔

پرچہ ترقی کر رہا ہے

حافظ حبیب اللہ چیمہ ۔۔۔ چیچا وطنی

ماشاء اللہ رسالہ ختم نبوت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ یہ سب حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، جناب الحاج عبد الرحمن یعقوب باوا صاحب اور دیگر سرپرستان اور کارکنوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔

انٹرنیشنل میزائل

محمد عبد اللہ عزیز آبادی ۔ کوئٹہ

نومبر ۱۹۸۶ سے رسالہ ختم نبوت لینا شروع کیا تھا پہلے میں کسی اور رسالہ کا مطالعہ کرتا تھا مگر کسی دوست کے کہنے پر میں نے رسالہ ختم نبوت لینا شروع کیا، جب میں نے اس کا مطالعہ کیا تو دل کو سرور حاصل ہوا کیونکہ آپ نے مرزائیوں کا ایسا آپریشن کیا ہے جو کہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے، پاکستان میں سینکڑوں کی تعداد میں اپنے رسائل شائع ہوتے ہیں، مگر میں ان تمام حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے رسالہ ختم نبوت کے لئے زیادہ خریدار بنائیں کیونکہ رسالہ ختم نبوت ایسا انٹرنیشنل میزائل ہے کہ قادیانیوں کا تعاقب صرف پاکستان میں نہیں بلکہ امریکہ، جرمن، انگلینڈ وغیرہ ملکوں میں بھی مکمل تعاقب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک اس رسالہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھے اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ پاک اس کو ہفتہ وار کے بجائے روزنامہ انٹرنیشنل بنا دے۔ آمین۔

جڑانوالہ میں شیزان کا بائیکاٹ

اللہ کے فضل و کرم اور ختم نبوت یوتھ فورس جڑانوالہ کے پرجوش ارکان محمد یوسف جٹ، عبد الرحمن انصاری، بابو خادم حسین، محمد وقاص، حافظ شاہد، ماسٹر افتخار، محمد ملک، محمد یوسف اور دیگر ارکان کی مخلصانہ جدوجہد سے قادیانی مشروب شیزان کا بائیکاٹ ہو چکا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی پورے جڑانوالہ شہر میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائیگا۔

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed

معیاری زیورات کا مرکز

حمید برادرز جیولرز

شاہراہ عراق صدر کراچی

فون: ۵۲۵۲۵۴، ۵۲۱۵۰۳

ذکر خدا

محمد اقبال
حیدر آباد

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلو وقرآن خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے یہ ایک قطعی اور یقینی نسخہ ہے بلاشبہ قلوب کا اطمینان بغیر یاد خدا مشکل ہے اور ذکر خواہ تلاوت قرآن سے ہو یا تعلیم و تعلم سے وظائف سے ہو یا تفکر و تسبیحات سے یقین جانیے ذکر الٰہی نہ کرنے والے وجود حقیقت میں ایک قسم کی لاشیں ہیں مردہ لاش کی طرح ہیں اگرچہ ظاہر میں ان کا وجود نظر آتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر اللہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی میرا انیس ہے انیس کے معنی ہیں انس رکھنے والا دوست ہم دم دل کو دل سے راہ ہوتی ہے یہ مقولہ بھی جتنا مشہور ہے اتنا سچا ہے چنانچہ ایک دوست دوسرے دوست کو یاد کرتا ہے تو اسکے دل میں بھی اپنے دوست کی یاد آتی ہے یہ تو انسانی دل کا حال ہے لیکن ایک بندہ جب اپنے اللہ معبود و محبوب اور مطلوب و مقصود کو یاد کرتا ہے جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ اپنے بندے کو کتنا یاد کرتا ہوگا اس کا اندازہ اس کی رحمت بے پایاں سے لگایا جا سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کس پیار سے اپنے بندے کو کہتا ہے مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملے میں ذکر الٰہی میرا انیس ہے یہ بھی ایک بلیغ و بصیرت افروز نکتہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہوں بلکہ یہ فرمایا ذکر الٰہی میرا انیس ہے اور اس میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ ایک تو اللہ کا ذکر مجھے محبوب و مرغوب ہے دوسرے اس سے مجھے اللہ کا پیار ملتا ہے جو سامان طمانیت دل ہے میرے محبوب کو دل ہر وقت یاد کرتا رہتا ہے کیونکہ اس کی یاد تو تیر کی طرح دل میں پیوست ہوتی ہے صوفیہ کا یہ قول ہے جو دم غافل سو دم کافری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے پس اگر وہ مجھے اکیلا یاد کرتا ہے تو میں اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اچھی جماعت میں یاد کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں کوئی جماعت خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتی ہے فرشتے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں رحمت اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے فرشتوں کی ایک جماعت جو ذکر الٰہی کرنے والوں کی جستجو میں پھرتی رہتی ہے پس جب وہ ان کو پا لیتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں آجاؤ مقصود حاصل ہو گیا پس وہ ان کو اپنے پروں سے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان سے جاننے کے باوجود پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں فرشتے جواب دیتے ہیں تیری تسبیح و تکبیر و تحمید و تمجید کر رہے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ جواب دیتے ہیں نہیں اگر دیکھ بھی لیں فرشتے جواب دیتے ہیں اگر دیکھ بھی لیں تو عبادت میں مصروف ہو جائیں اور ذکر زیادہ کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا طلب کرتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جنت مانگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر دیکھ لیں تو رغبت اور بڑھ جائے پھر اللہ تعالیٰ شانہ پوچھتے ہیں کس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں

صدیقہ کائنات اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو مولانا عبدالمجید سوہدروی کا

خراج عقیدت

تیری پاکیزگی پر نطق فطرت نے شہادت دی
تجھے عظمت عطا کی عافیت بخشی فضیلت دی
اگر تیری سحر پرور ادا پر حرف آجاتا
خدا کا انتخابی فیصلہ مخدوش کہلاتا
خدائے لم یزل کا بارہا تجھ پر سلام آیا!
مبارک ہیں وہ لب جن پر ادب سے تیرا نام آیا
رسول اللہؐ نے رکھا ہے صدیقہ لقب تیرا
فقط فرشی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا
شرف تیرے دوپٹے نے یہ جنگ بدر میں پایا
اُسے پرچم بنا کر مخبر صادقؐ نے لہرایا
تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
بساط ارض پر ٹکڑا یہی ہے باغ جنت کا
اسی میں رحمت اللعالمینؐ رہتے تھے رہتے ہیں
تیرا حجرہ ہے جس کو گنبد خضرا بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین اُٹھیں گے
مگر تنہا نہ اُٹھیں گے مع الشیخین اُٹھیں گے
تیرے رحمت کدہ سے مغفرت کی ابتدا ہوگی
اور اسی پر اُمتوں کی عافیت کی انتہا ہوگی

فرشتے عرض کرتے ہیں جہنم سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا اسے دیکھا ہے وہ جواب دیتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں اگر دیکھ لیں تو بہت زیادہ ڈرنے لگ جائیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میں نے ان سب ذکر کرنے والوں کو بخش دیا ہے ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ فلاں شخص اس ذکر کی مجلس میں محض اپنے کام کے لیے آیا تھا اور یوں ہی بیٹھ گیا تھا تو اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں کہ یہ وہ مجلس ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

وہ مرد جو اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور وہ عورتیں جو خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے والیاں ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (قرآن)

اے ایمان والو جب تم لڑائی شروع کرو تو ثابت قدم رہو اور خدا تعالیٰ کا ذکر بہت کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستے چلے جا رہے تھے آپ کا گزر اس پہاڑ پر ہوا جس کو جمدان کہتے ہیں آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے اور مفرد سبقت لے گئے صحابہ کرام رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد کون ہے آپ نے فرمایا جو اللہ کا ذکر بہت کثرت سے کرتے ہیں ترمذی میں اس طرح ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفرد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو اللہ کے ذکر پر زیادہ فریفتہ ہیں اللہ کا ذکر ان لوگوں سے ان کے بوجھ کو ہلکا کر دیتا ہے یہ بروز قیامت اللہ پاک کے پاس ہلکے ہو کر آئیں گے۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے لوگوں سے کہا وہ آخری کام جس پر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا ہے یہ ہے کہ تو دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور گرمی اس کی اتنی تیز ہوگی کہ لوگوں کے دماغ کھول رہے ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ دار جگہ نہ ہوگی تو اس وقت سات گروہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کی یاد کرے اور خدا کے خوف اور محبت الٰہی کی وجہ سے اس کے آنسو جاری ہو جائیں۔

آئیے ہم سب ذکر الٰہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں۔

ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

ڈاکٹر عبدالکبیر نوناری ۔۔۔۔۔۔ کندھ کوٹ

کچھ عرصہ سے میں ختم نبوت رسالہ کو پڑھتا ہوں، پڑھنے سے میرے دل کو بہت مسرت ہوئی کہ اس دور میں ایسے مجاہد لوگ موجود ہیں جو قادیانی عزائم کے سدباب کرنے کی کوشش میں شب و روز مصروف عمل ہیں، اس رسالہ کے شائع کرنے پر آپ کو تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ ہم ختم نبوت کے تمام رہنماؤں کو بھی مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ قادیانی عناصر کے خلاف شب و روز جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہمیں ختم نبوت کے رہنماؤں پر فخر ہے۔ اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ ہم ان کے حکم پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

بقیہ: قادیانی کافر کیوں ہے؟

تغیر اور ان کی بیخ کنی میں مختلف طریقوں سے مصروف عمل ہیں ان کی اسلام دشمنی ان چیزوں سے واضح ہے۔ ا: مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت۔ ب: قرآنی نصوص میں تحریف کرنا، ج: جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا۔

ان اور دیگر کئی وجوہات کی بنا پر موتمر عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے بھی مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وقت تمام عالم اسلامی کے نزدیک یہ ٹولہ کافر قرار دیا جا چکا ہے، بلکہ بعض غیر مسلم حکومتوں نے ان پر پابندی لگائی ہے۔

وقت کا تقاضا

اس قادیانی طائفہ کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے ہر مسلمان اور خاص کر نوجوانوں کو ہر وقت سرگرم عمل رہنے اور وقت آنے پر غازی علم الدین شہید کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت ہے۔

لہٰذا اسلامی جذبہ سے سرشار نوجوانوں سے اپیل ہے کہ وقت کے تقاضے کو پہچانیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مقدس مشن کی بقا کے لئے اور صیہونی استعمار کے اس "خود کاشتہ پودا" کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔

بقیہ: عائشہ جان

اصولوں کو عام کرنا چاہیئے تاکہ انسانیت کی نجات ہو۔

اس سلسلے میں ایک اور بات بھی ضروری ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ہمارے بعض بہن بھائی نومسلموں کو ایسا اوقات کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ان کے انداز اور سلوک سے اکثر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدائشی مسلمان ہونے کی وجہ سے خود کو نومسلموں سے برتر تصور کرتے ہیں۔ اسلام سے متعلق نومسلموں کی معلومات عام طور پر محدود ہوتی ہیں، اس لئے وہ خاص توجہ اور ہمدردی کے مستحق ہیں۔ اسلامی تعلیمات حاصل کرنے میں ان کی خصوصی مدد کرنی چاہیئے۔ انسان فطرتاً حساس واقع ہوا ہے، اس لئے اس قسم کی باتوں سے کبھی کبھی ٹھیس سی لگتی ہے اس لئے مسلمان بہنوں اور بھائیوں پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ نومسلموں کو وہ اہمیت دی جائے جو ان کا حق ہے اور جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق بھی ہے۔

بقیہ امیر شریعت

اللہ تعالیٰ امیر شریعت اور ان جیسے ہزاروں علماء کرام کی قربانیوں کے صدقہ میں اس فتنہ کو لپ مرگ کیا ہے، امیر شریعت کو خراج عقیدت پیش کرنے کا اصل طریقہ یہی ہے کہ ان کے اس مشن کو تقویت دی جائے۔ امت مسلمہ متحد ہو کر اس فتنہ کو اور اس جیسے دیگر فتنوں کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہو

چرم قربانی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجئے

محاذ ختمِ نبوّت کو مضبوط کیجئے!

رابطہ کیلئے فون نمبرز

اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	ٹوبہ	جھنگ	سرگودھا	راولپنڈی	ربوہ
۸۲۹۱۸۶	۷۵۶۵۶	۵۳۴۳۳	۲۹۱۱، ۲۸۱۱	۲۸۶۹، ۳۲۹۵	۶۰۴۷۴	۵۵۱۶۷۵	۴۶۶
بہاول نگر	بہاولپور	رحیم یار خان		احمد پور شرقیہ	حیدر آباد	کراچی	ٹنڈو آدم
۵۵۳	۲۷۹۵	دفتر سرکلر روڈ		۹۰۲	۸۴۳۸۶	۷۱۱۶۷۱	۵۱۳

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳۶۶۱، فیصل آباد ۴۴۷۰۰/۳۳۵۲۲، سکھر ۸۳۶۱۱/۸۵۹۱۳، کوئٹہ ۷۱۱۶۴، ۷۰۹۳۴، ۷۳۷۵۶

منجانب (مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون ۴۰۹۷۸/۴۳۳۳۸

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عالمی ختم نبوت

ویمبلے کانفرنس سنٹر

کانفرنس

لندن

چوتھی سالانہ

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
مخدوم العلماء حضرت
مولانا سید
محمد اسعد مدنی
مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

کانفرنس میں
علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز
دانشور، ایمان پرور و جہاد آفریں اور
حقائق افروز خطاب کریں گے

کانفرنس
اس افتراق و انتشار کی فضا میں
اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

عنوانات
- مسئلہ ختم نبوت کی صداقت و حقانیت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- منکرین ختم نبوت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی
- مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی
- مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب
- مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کے اسباب

- حاضرین میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی تجویز کے مطابق مرزائی عقائد و عزائم کے بارے میں انگریزی زبان میں تین نئی کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں حسب سابق جوق در جوق شرکت کر کے ثابت کردیں کہ انگلستان کے مسلمان مرزائیوں کو امت محمدیہ کے لئے ایک ناسور سمجھتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں۔

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

رابطہ کے لئے

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یوکے

فون 01-737-8199